سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد پر جاری ہوا

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت کو نہ بدلے

Digitized by Khilafat Library

بیا در بزم مستاں تا ببینی عالمی دیگر
بہشتی دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

شرح قیمت
جو پیشگی لیجاوے
عوام سے (۵)
خواص سے (۶)
ہندوستان سے باہر
غیر مذاہب اور غیر
مستکبر احباب سے
(۱۲)

قادیان دارالامان سے کارشاد انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ۲۱ و ۲۸ تاریخ انگریزی کو شایع ہوتا ہے

چیف ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب

ایڈیٹرز محمد مبارک اسمعیل بی۔اے
محمود ابن تراب

چہ گویم باز گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد (۱۸) | مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۱۴ء مطابق ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری نبوی | صلح | نمبر (۱۵)

حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کا اپیل

چھ ہزار روپیہ دیدو

الحکم کی ضروریات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ع کی اپیل کا مطالبہ احمدی قوم۔ حق شناس اور غیور قوم سے کیا گیا ہے۔ اور اس میں بتایا گیا ہے کہ چھ ہزار کی اپیل حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے کی تھی۔ اور ایک ہزار اور اپنی جیب سے دینے کا وعدہ کیا تھا پس قوم کا فرض ہے کہ وہ چھ ہزار روپیہ جمع کر دیں میں جانتا ہوں اسوقت جبکہ سلسلہ اندرونی مشکلات اور فتن میں سے گزر رہا ہے۔ اور اسی سال کے اندر قوم پر کئی قسم کے زاید بوجھ پڑ چکے ہیں مزید مطالبہ شاید مناسب نہ ہو مگر حضرت خلیفۃ المسیح کے وعدوں اور مطالبات کی عزت و تکریم کرنے والے احمدی گوارا نہیں کرینگے کہ اس کو پورا نہ کیا جائے۔ تم روحانی طور پر ایک سعادت مند بیٹے ہو۔ پس اپنے روحانی باپ کے وعدوں کا ایفا کرو۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ وہ وعدہ

سلسلہ ہی کی خدمت کیلئے کیا گیا ہو۔ اس تحریک ۶ ہزاری کا اثر انشاء اللہ شروع ہو جائیگا۔ اس وقت بعض خود بین مطالبات الحکم کو ڈرانے اور دھمکانے ہیں۔ اور اس کی ہستی کو پھر خوف دلاتے ہیں مگر جو میں خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو مشاہدہ کر چکا ہوں یقین رکھتا ہوں کہ یہ بادل یقیناً پھٹ جاوینگے۔ احمدی انجمنوں کو توجہ کرنی چاہیئے۔ وہ اس مقصد کیلئے اپنے احباب میں تحریک کر کے اس رقم کو پورا کریں۔ کیا وہ گوارا کرتے ہیں کہ یہ اپیل زیادہ دیر تک برنگ مطالبہ شایع ہوتا رہے؟

الحکم کے بقاء و استحکام کیلئے دو سو ایسے بزرگوں کی ضرورت ہے۔ جو دس روپیہ سالانہ اس کی قیمت دیں پہلے خیال تھا کہ ۱۲۰ ایسے بزرگ ہوں تو الحکم کے اجرا میں استحکام کا رنگ پیدا ہو سکے گا۔ مگر یہ تعداد کم ہے دو سو ایسے سرپرست اس کو خدا کے فضل سے موت کے منہ سے بچا سکتے ہیں۔ یہ سعادت جن روحوں کیلئے مقدر ہے وہ انشاء اللہ نکلیں گے۔ اس وقت تک جن روحوں کو تحریک کیگئی ہے۔ انہوں نے بڑی خوشی سے اس کو منظور کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ یہ رپورٹ ہفتہ وار شایع ہوتی رہے۔ جب تک کہ تعداد پوری نہ ہو جاوے۔

میں پھر ایک بار عرض کرتا ہوں کہ زیادہ دیر تک حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی اس اپیل کا شایع ہوتے رہنا عہود قوم کی شان کے خلاف ہے اسلئے احباب اپنے اپنے ہاں غور کر کے اپنی جماعتوں کی طرف سے اس مد میں اپنا حصہ بھیجدیں؟

آئندہ الحکم میں یہ رسید ہر ہفتہ شایع ہوتی رہے گی

اور ایسا ہی ۲۰۰ دو سو مطلوبہ سرپرستوں کی رپورٹ بھی درج کرتا رہونگا۔ تا احباب کو علم ہوتا رہے کہ انہیں کس قدر کام کرنا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی اپیل کا عملی جواب

مطالبہ چھ ہزار

(۱) حضرت امیر المومنین فضل عمر رضہ خلیفہ ثانی (عما)
(۲) اختر علی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (عہ)
(۳) مرزا مبارک بیگ صاحب ... ... (عا)

میزان ۵۱۲ روپیہ۔ بقایا ۵۴۸۸

سرپرستوں کی فہرست

(۱) مولوی عبد العزیز بیرسٹر ... ... (عہ)

انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمد مالک و ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر چھپکر شایع ہوا۔

(۲) نواب مولوی سید محمد رضوی صاحب قبلہ (عہ)

(ہمیشہ نواب صاحب الحکم کے احیاء و بقاء میں بہت بڑا حصہ لیتے رہے ہیں۔ اور اب انہوں نے الحکم کو ہمیشہ قیمتی مدد دی ہے جب سے وہ مشکلات میں ہے۔ ان کے سامنے الحکم کے مشکلات کا سوال ہے۔ اللہ تعالےٰ جب چاہیگا اس کا حل ہو گا مجھے بارہا نواب صاحب نے پوچھا ہے کہ میں کیا مدد دوں مگر میں ان کی قیمتی امداد کو ابھی کسی دوسرے وقت پر ملتوی کرتا ہوں اس کے لئے ایک خاص صورت میرے زیر نظر ہے جب اس کا موقعہ آئیگا تو انشاء اللہ ناظرین کو الحکم کا ایک شاندار مستقبل نظر آئیگا۔ نواب صاحب نے نہ صرف الحکم کی بلکہ سلسلہ کی ہمیشہ بے نظیر قیمتی خدمات کی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ضروریات سلسلہ کے موقعہ ہمیشہ آپ کو مخاطب کیا جاتا تھا ۱۹۰۱ء میں حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ نے آپکو ایک پبلک خط میں لکھا تھا کہ مدرسہ کے منتظم آپ کے وجود کو خدا کا فضل اور غنیمت سمجھتے ہیں۔ اور آپ کو ایک آدمی دیکھتے ہیں جو اپنے وعدہ کا پورا پاس کرتا ہے۔ موعودہ چندہ کو جس پابندی اور خوبی کے ساتھ آپ بھیجتے رہے ہیں۔ بھائیوں کیلئے قابل تقلید نمونہ ہے؟ آخر آپ ہی کی ہمت اور جوانمردی امید گاہ نظر آئی۔ غرض نہایت عالی ہمتی سے آپ نے مدد دی ہے اور سلسلہ کی تمام مدارت آپکی فیاضیوں یادگار رکھتی ہے۔ آپنے اکائیوں اور دہائیوں سے لیکر سینکڑوں اور ہزاروں تک اس راہ میں دے دیئے ہیں۔ فکی تفصیل کا یہ وقت نہیں؛ الحکم آپ کا رہین منت ہے۔ اور بایں وجہ کسی وقت کا منتظر ہے جب الحکم کی اعانت کا سوال ان سے حل کرایا جائیگا۔ (باللہ التوفیق)

(۳) مولوی حافظ غلام رسول صاحب سٹیشن ماسٹر (عہ)

(یہ بزرگ بھی الحکم کی امداد میں وسیع حوصلہ رکھتے ہیں۔ اسکے علاوہ بھی وہ ۵۰ روپیہ سالانہ دینے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ کاش اس رنگ کے چالیس بزرگ اور ہوں تو الحکم کی مشکلات کا آج فیصلہ ہو جاوے (ایڈیٹر)

(۴) حافظ نور احمد صاحب تاجر .. .. (عہ)

(۵) بابو عبدالرحمان صاحب ہیڈ کلرک دفتری کلارک (عہ)

(۶) شیخ پیر محمد محمد آمین صاحب تاجران چرم (عہ)

(۷) سیٹھ موسیٰ صاحب (عہ)

(۸) چوہدری محمد حیات صاحب سب انسپکٹر (عہ)

(۹) سردار شیر بہادر خاں صاحب (عہ)

(۱۰) بابو محمد اسماعیل صاحب سٹیشن ماسٹر (عہ)

(۱۱) بابو فضل کریم صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ (عہ)

(۱۲) بابو غلام محمد صاحب نیٹو اسسٹنٹ (عہ)

یہ بزرگ علاوہ سالانہ قیمت کے ایک سال تک انشاء اللہ ایکسو بیس (۱۲۰) اور دیں گے۔ بابو غلام محمد صاحب الحکم کے اول معاونین میں سے ہیں اور الحکم کی ہر تحریک بہتری میں وہ حصہ لیتے رہے ہیں۔ اور نہایت خاموشی کے ساتھ انہوں نے الحکم کی مدد کی ہے۔ بابو غلام محمدؐ اور مولوی حافظ غلام رسول صاحب کی اعانتوں کو شامل کر لیا جاوے تو تعداد مطلوبہ ۲۰۰ میں سے ۱۷۳ بزرگ مل چکے ہیں۔ باقی ۲۷ اور مطلوب ہیں؟ گویا اس وقت تک کے سرپرستوں کی مجموعی تعداد کے برابر اکیلے برابر اکیلے بابو غلام محمد ہیں۔ اور ان سے دوسرے درجہ پر حافظ غلام رسول صاحب ہیں۔

ان بزرگوں کے علاوہ اور بھی بعض بزرگ ہیں جیسے مولوی شیخ اختر علی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس یہ بھی الحکم کو پانچ روپیہ ماہوار مدد دینے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ مولوی صاحب کی مالی خدمات سلسلہ میں قابل رشک نمونہ رکھتی ہیں۔ میں کوشش کرونگا جماعت کو ایسے نیک نمونوں پر تفصیل سے سناؤں۔ اس لحاظ سے ۱۷۳ کی تعداد مطلوبہ میں ۵ اور پورے کر کے باقی ۱۶۸ رہی رہ جاتے ہیں۔

(۱۳) جناب حاذق الملک حافظ حکیم محمد اجمل خانصاحب (عہ)

یہ تحریک ہو رہی ہے مجھے یقین ہے کہ دو سو احباب کی تعداد جلد پوری ہو جاوے گی وباللہ التوفیق۔

اگر آپ ابھی تک اس میں شامل نہیں ہوئے تو پھر اب داخل ہو جانا چاہیئے؟ (خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم)

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ

اور

ترقی تعلیم

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی نے جہاں دینی تعلیم و اشاعت اسلام کیلئے بہت سی عمدہ تجاویز پیش فرمائی ہے۔ وہاں آپنے دنیوی تعلیم کیلئے بھی بہت سی عمدہ تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ چاہتے ہیں کہ ہندوستان بھر کے ایسے مقاموں میں جہاں کہ احمدی افراد کثرت سے رہتے ہیں۔ پرائمری مدارس کھولے جاویں۔ اور اس غرض کیلئے آپنے ایک کمیٹی قایم کی ہے جسکے ممبر ماسٹر محمد دین صاحب بی۔ اے (علیگ) ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ اور حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب سید محمد اشرف صاحب ہیڈ کلرک انسپکٹر مدارس راولپنڈی۔ ماسٹر محمد طفیل صاحب پٹالہ۔ اور ماسٹر عبدالعزیز صاحب ہیں۔ اور ماسٹر عبدالعزیز صاحب اسکے سکرٹری ہیں۔ اور وہ اختصار کے ساتھ مندرجہ ذیل قواعد و ضوابط تعلیم پنجاب کے امدادی مکاتب اور قصباتی مدارس کے متعلق لکھتے ہیں جو انہیں کے الفاظ میں یہاں درج کئے جاتے ہیں (ایڈیٹر)

پرائمری مدارس دو قسم کے ہوتے ہیں۔ خواہ وہ امدادی ہوں یا غیر امدادی۔ اول امدادی مکتب دوسرے قصباتی امدادی مدرسے۔

(الف) تعریف امدادی مکتب ۔۔ امدادی مکتب جن کا نصاب تعلیم پرائمری مدرسہ کی مجوزہ پڑھائی سے زیادہ سادہ ہوتا ہے اس کے شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مدرسہ کی روزانہ اوسط حاضری چھ سے کم نہ ہو۔

(۲) طلباء کو لکھنا پڑھنا اور ابتدائی حساب سکھایا جاتا ہے۔

(۳) مکاتب میں ایک وقت میں کم سے کم ڈیڑھ گھنٹہ دینوی تعلیم کا ہونا ضروری ہے۔

(۴) امداد سرکاری فی لڑکا مبلغ عا سالانہ ہوگی

(۵) جہاں کسی قسم کی دستکاری سکھائی جاوے وہاں ہر ایک طالبعلم کیلئے فی مضمون دستکاری کے حساب سے مبلغ ایک روپیہ زاید امداد ملیگی۔

(۶) جو استاد درنیکلر یا اینگلو درنیکلر مڈل پاس ہو اسکی سرکار سے مبلغ صمہ روپیہ ماہوار امداد ملیگی۔ اور پرائمری پاس شدہ استاد کی مبلغ للہ ماہوار امداد ملیگی

(۷) جب کسی نئے مدرسے کو قایم ہوئے تین مہینے گذر جائیں تو ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب کے معائنہ کی قابل اطمینان رپورٹ اور صاحب انسپکٹر کی سفارش پر مبلغ صہ ماہوار بطور گذارہ مل سکتے ہیں۔

(۸) افسر معائنہ اس امر کے مجاز ہیں کہ سالانہ معائنہ کے موقعہ پر کرایہ مکان اسباب کتب و آلات کی لاگت کی نصف مقدار تک امداد عطا کریں اور جو امداد استقامت مدرسے نے حاصل کی ہو۔ اس کے ساتھ اسے شامل کریں۔

(ب) قصباتی مدارس جن کی تعلیم موجودہ اینگلو درنیکلر طریق پر سوائے انگریزی کے ہوتی ہے۔

(۱) طلباء کی روزانہ اوسط حاضری ۲۰ سے کم نہ ہو (۲) جس لوکل گورنمنٹ کے سکولوں کے مطابق اس سکول کی ہو نہ زیادہ نہ کم (۳) ہر ایک طالبعلم کیلئے بلحاظ اوسط حاضری حصہ لوئر پرائمری کیلئے مبلغ عا روپیہ سالانہ ہے اور حصہ اپر پرائمری کیلئے مبلغ للہ روپیہ سالانہ ہے (۴) سند یافتہ معلم کو اس کی تنخواہ کی ایک تہائی کی شرح سے امداد معلمی دی جائیگی (۵) تا ریل پاس شدہ معلم کو کم از کم صہ روپیہ تنخواہ ماہوار دینی پڑیگی (۶) جن اضلاع میں تعلیم کا شوق کم ہے وہاں کی امداد ان اضلاع کی امداد سے زیادہ ملسکتی ہے جہاں کہ تعلیم کا زیادہ شوق ہے۔

ہر ایک احباب اپنے اپنے مناسب حالات کے مطابق جہاں جہاں اور جس جس قسم کے مکاتب یا مدارس کھولنا چاہیں۔ خاکسار کو جلد مطلع فرماویں۔

زنانہ سکول

(۱) گرل سکول کی اوسط حاضری پندرہ تک ہے (۲) پرائمری پاس شدہ استانی کی تنخواہ کی امداد مبلغ چھ روپیہ اور مڈل پاس شدہ استانی کو مبلغ نو ماہوار ملیگی۔ (۳) فی لڑکی کی اوسط حاضری کے حساب سے مبلغ للہ روپیہ سالانہ امداد ملیگی (۴) جہاں دستکاری سکھائی جاتی ہو وہاں مبلغ عہ روپیہ کی زاید امداد ملیگی (۵) گھر میں تعلیم پانیوالی جماعتوں

کی بھی امداد ہو سکتی ہے۔

نوٹ احمدی احباب جو مینگلور نیکلر پرائمری یا مائڈل کی سندات رکھتے ہیں۔ اور پرائمری سکولوں میں ملازمت اختیار کرنی چاہتے ہیں۔ اپنی اپنی سندات کی نقول بھیجدیں۔ ہر ایک امیدوار مدرس کیلئے ضروری ہے کہ وہ قرآن شریف پڑھنے اور پڑھانے کی پوری استعداد رکھتا ہو۔ بصورت دیگر کچھ مدت قادیان میں رہکر دین سیکھنا ہوگا۔ دین سے واقفیت رکھنے والوں کو ترجیح دیجائے گی!

نوٹ:۔ شاخہائے انجمن احمدیہ کے سکرٹریوں کی خدمت میں التماس ہے کہ یہ اعلان جمعہ پڑھنے کے بعد احباب کو سنادیں

(خاکسار عبدالعزیز ٹیچر سکرٹری کمیٹی تعلیم قادیان دارالامان)

اہل انصاف کی توجہ کے قابل

آج پیغام صلح مورخہ ۲ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۱۵ء میری نظر سے گذرا جسکے صدر پر پشاور کے صدر بازار کا ہدایت اللہ نامی بوٹ فروش منوحی وصیت متعلقہ مقبرہ بہشتی اشتہار دیتا ہے۔ اور ذریت طیبہ اور اہل بیت کے واسطے ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ جسکے پڑھنے سے پیغام صلح کے سمجھدار ایڈیٹر صاحب بھی بیہوش کر کے سطر خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ قادیان کے چند خود غرض اور کوتہ اندیش لوگ میرے پاک پسینہ کی کمائی کا مال کھا ئیں۔ توبہ توبہ استغفر اللہ۔ ایک شخص جو ایک غریب نا سمجھدار بڑھیا کو جبکہ وہ اپنے چھوٹے بچہ کیلئے بوٹ خریدنے اس کی دوکان پر آتی ہے۔ دس بارہ آنہ کا مال ایک روپیہ چار آنہ قیمت کر کے ایک روپیہ ٹھیوک لیتا ہے۔ اور پھر اسی وقت اگر کوئی سمجھدار گاہک آجاتا ہے تو دس بارہ آنہ کو دیدیتا ہے۔ پاک اور پرہیزگار اور متقی ہے اور اسکی کمائی پاک اور طیب ہے۔ اور رمضان کے مہینہ میں روزہ رکھکر سارا دن شام تک چوک میں کرسی اور میز لگائے تاش کھیلتا ہے۔ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا اور احمدی ہے۔ اور میرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد اور اہلبیت اور دیگر اصحاب اسکی نظر میں کوتہ اندیش بددیانت اور خود غرض ہیں۔ اور دین کی آڑ میں دنیا کمانے والے ہیں۔ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔ اگر ایسے شخص کی پرائیویٹ زندگی پر نظر ڈالی جائے تو اچھا سا مسلمان بھی ثابت نہیں ہوتا بہائی صاحب آپ کی جو ۳۴ کروڑ کی جایداد ہے۔ جو کہ مقبرہ بہشتی میں وصیت کی ہوئی تھی اُسے ضرور منسوخ کرائیں۔ کیونکہ آپ کی وصیت کی منسوخی سے مقبرہ بہشتی کا فنڈ ضرور ٹوٹ جائیگا۔ اور اپنی جایداد کا وہی حصہ لاہور کی انجمن کے فنڈ میں وصیت کر دیں تاکہ وہ پورے طور سے قایم ہو جاوے۔ حیف صد حیف ایسے الفاظ تو مولوی محمد علی صاحب نے بھی استعمال نہیں کئے۔ جو کہ اس جماعت کے بانی مبانی ہیں۔ اب قادیان کی زمین دوز خی ہو گئی اور اس لائق بھی نہیں رہی کہ آپ کا جسم مبارک مدفون ہو؟ اب تو لاہور اور پشاور کی زمین بہشتی ہو گئی جہاں آپ اور آپ کے رہنماؤں کے قدم مبارک گشت کر رہے ہیں۔ والسلام

(راقم ایک احمدی پلٹن ۲۲ پنجابی از ڈاکہ)

مسئلہ توحید اور احمدیت

ہمارے بعض دوست جو آجکل ایک خطرناک غلطی کا شکار ہو کر ہم سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ جہاں اور بہت سی غلط فہمیاں اور غلط بیانیاں پھیلا رہے ہیں۔ وہاں کبھی کبھی یہ بھی بیان کیا کرتے ہیں کہ میرزا صاحب کی نبوت یا دعوئی مسیح موعود پیش کرنا نہایت فضول ہے۔ اصلی کام مسیح موعود علیہ السلام کا توحید ہی پھیلانا تھا۔ پس ہمیں بھی چاہیئے کہ لا الہ الا اللہ ہی دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور حضرت اقدس کے دعوئے نبوت کو پیش کر کے لوگوں کو مخالفت کا موقعہ نہ دیں سچ ہے جب انسان خدا سے نہیں ڈرتا۔ اور اس عزت کو نہیں ڈھونڈتا جو اللہ تعالیٰ کے پیاروں کو دنیا کی لعن طعن اٹھا کر ملتی ہے تو دنیاوی عزت کے درپے ہوتا ہے اور اس کے حصول کیلئے رات دن کوشش کرتا ہے اور اپنے دینی پہلو کو دکھانے کیلئے اپنی طرف سے اصول تراشنے لگتا ہے۔ ان کو معلوم نہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے امور کی اطاعت قبول نہیں کرتا وہ خدا پر کبھی ایمان نہیں لا سکتا۔ کیونکہ خدا کے نبی اسکے مظہر ہوتے ہیں۔ بہت سے دوست اسی مغالطہ میں پھنس جاتے ہیں۔ اور اس کا بظاہر خوش کن عقیدہ کو فوراً تسلیم کر لیتے ہیں جسے اگر غور سے دیکھا جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے پاک سلسلہ کی اہمیت کو بڑا صدمہ پہونچتا ہے۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ پر تھوڑی سی روشنی ڈالی جاوے۔ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقت الوحی کے ابتدا میں اس مسئلہ پر ایک سیر کن بحث کی ہے

اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت پر غور کرنے سے بہت سے مفید نتائج نکلتے ہیں انسان کے فایدہ اور اسکی دنیاوی ضروریات کیلئے اتنی نعمتیں پیدا کی ہیں۔ کہ ان لقد انعمت اللہ لا تحصوھا کے ماتحت انکا اندازہ لگانا ہی انسانی طاقت سے باہر ہے چہ جائیکہ انسان تمام کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا شروع کرے۔ آسمان کے سیاروں ستاروں۔ سورج اور چاند اور زمین کے درختوں۔ جانوروں۔ پہاڑوں۔ دریاؤں۔ اور سمندروں کو دیکھو مختلف قسم کی ہواؤں اور ان تبدیلیوں پر جو ان کے چلنے سے پیدا ہوتی ہیں غور کرو اور رات اور دن کے بعد دیگرے کے آنے کی طرف بھی غور کرو۔ کہ یہ تمام اشیاء کسطرح اپنی اپنی شکل میں اس خالق ارض و سماء کی قدرت اور حکمت پر زبردست شہادت پیش کرتی ہیں۔ پس جس خدا نے انسانی فوایدکیلئے اسکی جسمانی ربوبیت کا پورا پورا سامان پیدا کیا ہے۔ کیا اس نے روح کے لئے کوئی اسباب پیدا نہیں کئے؟ پیدا کئے ہیں۔ اور ضرور پیدا کئے ہیں۔ روحانی ربوبیت کیلئے اس نے انبیاء کے وجود کو مقرر فرمایا ہے۔ جو اسکے اور بنی نوع انسان کے درمیان واسطہ ہو کر انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتے ہیں یہی پاک گروہ ہے جو انسان کو اسکی زندگی کی اصل غرض بتاتا ہے۔ اور لا الہ الا اللہ کے پاک اصول کو دنیا میں قایم کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت نوح و حضرت ابراہیم۔ حضرت موسیٰ اور دیگر انبیاء علیہم السلام اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اپنے اپنے وقت پر دنیا میں تشریف لائے اور ان سب کا نام اللہ تعالیٰ کی ہستی کو ہی پیش کرنا تھا۔ اسی کے جلال کو دنیا میں قایم کرنا تھا۔ اسی کی الوہیت کو پیش کر کے لوگوں کو عبودیت کا جامہ پہنانا تھا۔ اور انکا اپنا وجود بوجہ مظہر صفات الٰہی ہونے کے لا الہ الا اللہ کے دعوی کی ایک زندہ دلیل ہوتا تھا۔ کون نہیں جانتا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیاء مختلف زمانوں میں مختلف قوموں کیطرف آئے چونکہ دنیا میں ایک حصہ کے رہنے والے لوگوں کو دوسرے حصہ کے رہنے والے لوگوں سے تعلق پیدا کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا اس لئے اللہ تعالیٰ کو مختلف قوموں کیطرف علیحدہ علیحدہ طور پر نبی مبعوث فرمانے کی ضرورت پڑی اور یہی بات ہے کہ جس کیطرف آیات وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر اور وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ اشارہ کرتا ہیں۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام باوجود اللہ تعالیٰ سے ایک شریعت لانیکے بنی اسرائیل کی قوم کیطرف بھیجے گئے اور ان کے بعد جتنے نبی حضرت عیسیٰ تک آئے سب بنی اسرائیل تک ہی محدود تھے مگر بعد میں جب آمد و رفت کے ذرایع نے ترقی کی اور دنیا زیادہ مہذب ہو گئی تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس صفت رحمانیت کے تقاضہ سے تمام نبوت کے کمالات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا کئے۔ اور آپ کو ایک کامل شریعت عطا کی جسمیں کہ وہ تمام صداقتیں موجود ہیں جو پہلے انبیاء کو علیحدہ علیحدہ طور پر تھوڑی تھوڑی کر کے دی گئی تھیں اور یہانتک ہی محدود نہیں بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کہ ہم نے قرآن کریم کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ قرآن کریم چونکہ اسلام کو پیش کرتا ہے اور اسلام کیغرض بھی مجملاً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ ہی پیش کرنا ہے۔ مگر جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ تمام انبیاء کو اسی ایک کلمہ کی اشاعت میں بڑی بڑی تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑا تو نہایت تعجب ہوتا ہے ابتدائی انبیاء کو اگر مصائب پیش آئے تو یہ ایک ضروری امر تھا مگر جب بعد کے انبیاء نے بھی وہی اصول پیش کیا تو کوئی وجہ بظاہر معلوم نہیں ہوتی کہ انکی اقوام نے ان کو کیوں دکھ دیا جب ہم اس سوال پر غور کرتے ہوئے۔ قرآن کریم پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ نبی کے آنے سے پہلے دنیا کی بہت ہی خراب حالت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نام لیتے لا الہ الا اللہ بالکل دنیا سے اٹھ جاتا ہے۔ اور لوگ نفسانی خواہشات کے پورا کرنے کیلئے ہلاکت کے گڑھے کیطرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ کسی مامور کی زبان سے اللہ تعالیٰ کے نام کو سننا ان کے لئے تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اور دنیاوی معبودوں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کو اکیلا ماننا ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑی بات جو ان کی مخالفت کو پیدا کرتی ہے وہ یہ ہے

کہ نبی دنیا میں آکر کسی خاص گروہ کے ساتھ ملکر کام نہیں کرتا بلکہ وہ ایک علیحدہ جماعت کی بنیاد ڈالتا ہے۔ اور ان کے پہلے تمام تعلقات برادری اور رشتہ داری قطع کرا دیتا ہے۔ اور ساتھ وہ اعلان کرتا ہے کہ جو شخص میری مقدس جماعت میں داخل ہوگا وہی نجات حاصل کرے گا۔ اور جو مجھسے دور رہا اور میری پیروی نہ کی وہ جہنم میں جائیگا۔ اس نئی شخصیت کو قائم ہوتے دیکھکر شیاطین بھڑک اوٹھتے ہیں۔ اور اس کی مخالفت کیلئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس پر پتھر پھینکتے ہیں۔ اس کو قتل کر ڈالنے کے منصوبے باندھتے ہیں اس کو ملک سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسکے معتقدین کو جو اس پر ایمان لاتے ہیں طرح طرح کے دکھ دیتے ہیں۔ بعض کو قتل اور بعض کے مال چھین لیتے ہیں۔ وطن سے بے وطن مال سے بے مال کرتے ہیں۔ اس مقام پر اگر ہم اصل بات کیطرف رجوع کریں۔ اور یہ نہیں کہ وہ کونسی بات ہے جو اس قدر مصائب کا موجب ہو رہی ہے بات تو صرف لا الہ الا اللہ کے کلمہ کی اشاعت ہے اور ادھر علیحدہ جماعت بندی کیوں ہو رہی ہے۔ تو حقیقت یوں معلوم ہوگی کہ لا الہ الا اللہ کا کلمہ ہی بیشک ان کو تکلیف دیتا ہے مگر اس نبی یا مامور من اللہ کا علیحدہ جماعت قایم کرنا اور اپنے لوگوں کو نجات یافتہ اور دوسروں کو جہنمی قرار دینا ہی ایک ایسا امر ہے جو مخالفین میں حد درجہ کا جوش پیدا کرتا اور ان کو مخالفت میں اندھا کر دیتا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ نبی اپنی اطاعت پر کیوں زور دیتا ہے۔ اس بات کا جواب مختصراً اتنا ہے کہ اللہ تعالےٰ لوگوں کی ہدایت کیلئے کسی شخص کو چن لیتا ہے۔ جو ان میں سے ہی ہوتا ہے۔ چونکہ انسان کو انسان ہی اچھی طرح سمجھا سکتا ہے۔ اسلئے اپنی تمام ہدایت اس شخص کے ذریعہ دنیا میں بھیجتا ہے اور اس کو اوروں کیلئے نمونہ قرار دیتا ہے جس طرح ایک راستہ چلتے وقت جو ہمنے کبھی نہیں دیکھا۔ کسی نہ کسی ایسے شخص کی ضرورت ہوتی ہے جو اس راستہ سے پوری واقفیت رکھتا ہو۔ اسی طرح نبی کا زمانہ جہالت کا زمانہ ہوتا ہے۔ اور وہ خود ایک الٰہی چراغ ہوتا ہے۔ جو اس راستہ کو روشن کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کیطرف لیجاتا ہے پس ضروری ہے کہ جو ہدایت کی طرف آنا چاہیے اس کو پیچھے ہو لے۔ علاوہ ازیں ایک چیز کی اہمیت کو ثابت کرنا اور بات ہے اور اس کے حصول کے طریقہ سے آگاہ کرنا علیحدہ امر ہے۔ جب ہم لا الہ الا اللہ کی حقیقت سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ اور اسبات کو بسر و چشم قبول کر لیتے ہیں کہ واقعی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہی عبادت کے لایق ہے تو معاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ پھر عبادت کس طریقہ سے کیجاوے تاکہ انسان اپنے مقصد کو حاصل کرے۔ پس اپنے اصول کے مطابق ایک نبی اللہ لا الہ الا اللہ کو پیش کر کے اپنا عملی ثبوت پیش کرتا اور لوگوں کو دکھاتا ہے کہ میں نے یہ اصول اختیار کیا ہے۔ اور اس طرح اعمال بجالاتا ہوں تو میرا مولیٰ مجھسے کلام کرتا ہے اور مجھپر وہ باتیں کھولتا ہے جنکی تمکو مطلق خبر نہیں پس اگر تم اللہ تعالےٰ کو معبود قرار دیکر اپنی عبودیت کا ثبوت دینا چاہتے ہو تو آؤ پیروی کرو۔ میں تمہیں طریقہ بتاتا ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی لا الہ الا اللہ ہی پیش کرتے آئے تھے مگر لا الہ الا اللہ کی دلیل کو پیش کرنے کے لئے انہوں نے محمد رسول اللہ کا کلمہ بھی لگایا کہ وہ معبود کتنا بڑا معبود ہے اور وہ اللہ کسقدر عظیم الشان ہستی ہے کہ جسکا عبد محمد ہے۔ تو اس طرح اپنے وجود کو بطور حجت کے پیش کرنیکی ضرورت پڑی اور یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم بھی رسول کریم کو ارشاد فرماتا ہے کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اے رسول ان کو کہدے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا کرنا چاہتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ پھر میری طرح تمکو بھی محبت کرے گا۔ تو معلوم ہوا کہ ایک نبی کا فرض ہے کہ لا الہ الا اللہ کو پیش کرتے وقت اپنے وجود کو بطور حجت دنیا کے سامنے پیش کرے تاکہ دنیا اسکا نمونہ دیکھکر اللہ تعالیٰ کے راستہ پر قدم مارے۔ مذکورہ بالا بیان سے اتنا ظاہر ہوتا ہے کہ لا الہ الا اللہ کو پیش کرنے کیلئے بھی موسیٰ نازل ہوئی تھی۔ مگر وہ اصول جو اس کو دایمی طور پر قایم رکھنے کیلئے حضرت نبی کریم صلعم کو دیئے گئے وہ کسی اور نبی کو عطا نہیں کئے گئے۔ چنانچہ لا الہ الا اللہ ہی کو قایم رکھنے کیلئے جسکو ہم بالفاظ دیگر اسلام کہ سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے اور پھر آنحضرت نے پیشگوئی فرمائی ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد ہوگا جو دین اسلام کو تازہ رکھیگا۔ گویا اس کو تازہ رکھنے سے اسلام کے بڑے مقصد لا الہ الا اللہ کو قایم رکھیگا۔ اور پھر ایک اور بڑی بشارت دی کہ اس امت کو کیا ڈر ہے کہ جسکی ابتدا میں ہوں اور آخر میں ہمسے ابن مریم اور پھر بہت سی دوسری پیشگوئیاں ہیں جنسے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام پر ایک زمانہ ایسا آئیگا جب ایمان دنیا سے اٹھ جائیگا اور اسلام ایسا غریب ہو جائیگا جیسا کہ ابتدا میں غریب تھا۔ ایسے زمانے میں ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو ایمان کو پھر تازہ کرے گا اور اسلام پھر اپنے حقیقی چہرہ میں دنیا کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ اور قرآن کریم نے اس شخص کی جماعت کے متعلق و آخرین منہم لما یلحقوا بہم فرمایا ہے۔ بالفاظ دیگر ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایک زمانہ وہ آئیگا کہ جب لا الہ الا اللہ کی حقیقت سمجھنے والے لوگ (دنیا میں) نہ پائے جائینگے۔ اور مسیح موعود آکر اس حقیقت کو پھر تازہ کرے گا۔ پس انہیں پیشگوئیوں کی صداقت کے لئے حضرت میرزا صاحب کو اللہ تعالےٰ نے زمانہ کا مسیح موعود و مہدی مسعود قرار دیکر مبعوث فرمایا اور جسطرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کیطرف بھیجے گئے تھے۔ آپ کو بھی تمام دنیا کی ہدایت کیلئے بھیجا۔ وہ عیسائیوں کیلئے مسیح تھا۔ ہندوؤں کیلئے کرشن۔ اور مسلمانوں کیلئے مہدی۔ اور جسطرح اور انبیاء نے لا الہ الا اللہ کی اشاعت کیلئے ایک جماعت علیحدہ قایم کی تھی۔ اسی طرح آپ نے ایک مقدس جماعت کی بنیاد ڈالی۔ اور ان کو بالکل علیحدہ ہو جانے کا حکم دیا۔ دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور یہاں تک فرمایا کہ غیر احمدی لوگوں کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیئے اور ان کو اپنی لڑکیاں بھی نہیں دینی چاہیئے۔ لوگ اسکے مخالف کھڑے ہوئے۔ اس پر مقدمے چلائے گئے۔ اسکو قتل کرنے کے منصوبے باندھے گئے۔ اس کے غلاموں کو مارا گیا اور وطن سے نکالا گیا۔ اس کے شیدائیوں پر پتھر برسائے گئے مگر اس نے ان کو یہ تعلیم دی کہ صبر اور استقلال سے ان مصائب کو جھیلو۔ اللہ تعالےٰ عنقریب فتح کا دروازہ کھولیگا اور ہمارے سب دشمن تباہ ہو جائیں گے۔ اب خدا کے لئے بتاؤ کیا اس کی باتیں پوری ہوئیں؟ یا وہ جھوٹا نکلا؟ وہ کامیاب ہوا یا اسکے دشمن؟ دنیا جانتی ہے کہ اس کو گرانے والے خود گر گئے۔ اس کو مارنے والے خود مر گئے۔ اور الہام پاک انی مھین من اراد اھانتک کیا خوب پورا ہوا۔ صلیب کو توڑا گیا خنزیر کو ہلاک کیا گیا۔ طاعون نے شہروں کے شہر تباہ کر دیئے۔ زلزلوں نے پہاڑوں کو روئی کیطرح اڑا دیا۔ طوفان آئے۔ شدید خبگ ہوئے۔ حتےٰ کہ آسمان نے بھی کسوف وخسوف کے رنگ میں اسکی صداقت پر شہادت دی۔ پھر وہ کیسا عظیم الشان انسان تھا۔ جسکی صداقت پر زمین و آسمان بول اٹھے جسکی صداقت کے نشان ایشیا اور یورپ میں ہی نہیں۔ بلکہ امریکہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اور ڈاکٹر ڈوئی کا آباد کردہ شہر اسکی صداقت کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ لیکن اے غور کرنے والو غور کرو کہ آخر یہ سب کچھ کیوں ہوا۔ یہ محمد رسول اللہ کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے ہوا۔ یہ اسلام کی صداقت کو پیش کرنے کے لئے ہوئے۔ ہاں لا الہ الا اللہ کو قایم کرنے کیلئے ہوا۔ کفار و مشرکین نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے مشن کے پورا کرنے سے روکنے کیلئے اگر سختی کے طریقے اختیار کئے تو نرمی کے داؤ بھی بہت چلائے۔ چنانچہ آپ کو بادشاہت۔ مال و دولت اور حسین سے حسین عورت کے دینے کا وعدہ دیا گیا۔ اس شرط پر کہ آپ لا الہ الا اللہ کو پیش نہ کریں۔ مگر دنیا جانتی ہے کہ آپ نے ان چیزوں پر تھوکا تک نہیں۔ اسی طرح آپ کے مسیح حضرت مرزا صاحب کو کہا گیا کہ ہم آپ کو مجدد مان لیتے ہیں اور تمام مسلمانوں کو مجدد ماننے میں کوئی عذر نہیں۔ آپ خدا کے لئے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ نہ کریں۔ اسلام میں تفرقہ پڑے گا۔ مگر بے وقوفوں کو اتنا خیال نہ آیا۔ کہ جب مجدد مانتے ہیں تو کیا مجدد جھوٹ بھی بولا کرتے ہیں۔

اس کے بعد پھر لاہور کے بعض مسلمانوں نے یہ کہا۔ کہ آپ ریویو آف ریلیجنز میں مرزا صاحب کا ذکر کرنا بند کر دیں ہم آپ کو اس کی اشاعت میں سینکڑوں خریدار مہیا کر کے مدد دیں گے۔ مگر خدا کے لئے بتاؤ کہ حضرت صاحب نے اسبات کا کیا جواب دیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ لوگ مجھکو چھوڑ کر کیا اسلام پیش کریں گے۔ مگر آج

ایسا زمانہ بدلا ہے کہ ابھی آپ کو دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد پانچ سال کا ہی عرصہ گذرا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیش کرنے سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ اور احمدیت کی اہمیت کو خاک میں ملانے خاک میں ملانے کی کوشش کیجاتی ہے۔ اور یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ہم میں اور غیر احمدیوں میں خرمرعی اختلاف ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود اپنے مشن کو تقریروں کے رنگ میں ہی پورا کرتے تو البتہ ایسے لوگوں کیلئے موقعہ تھا۔ کہ سلسلہ کی اہمیت کو جسطرح چاہتے تباہ کرتے۔ مگر جب تک حضرت مسیح موعود کی تصانیف موجود ہیں۔ جب تک قرآن کریم اور احادیث نبوی موجود ہیں ہم کسی شخصی رائے کو قبول کرنیکے لئے تیار نہیں۔ حضرت اقدس نے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کیا۔ مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا وہی مسیح موعود جسکی آمد کی خبر انجیل میں پائی جاتی ہے۔ وہی مسیح موعود کہ جسکی آمد کی پیشگوئیاں احادیث نبوی میں پائی جاتی ہے۔ وہی مسیح موعود جسکی جماعت کو اللہ تعالےٰ و اخرین منھم لما یلحقوا بھم کے پاک کلمات میں یاد فرمایا ہے۔ وہی مسیح موعود جس کو غیر احمدی لوگ آسمان سے آتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہی مسیح موعود کہ جسنے دجال کو قتل کرنا اور صلیب کو توڑنا تھا۔ پس جب یہ حالت ہے اور دوسری طرف قرآن کریم میں یہ آیت کریمہ نہایت وضاحت کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایتہ۔ یعنی مفتری علی اللہ اور ان لوگوں سے بڑھکر جو اللہ تعالےٰ کے مامورں کو جھٹلاتے ہیں کون ظالم ہے۔ ایسے لوگوں کا جہنم میں ٹھکانا ہے۔ پس جب تک قرآن کریم۔ احادیث نبوی اور کتب حضرت اقدس موجود ہیں ہم بڑے زور سے اس بات کو پیش کرتے ہیں کہ ہم میں اور غیر احمدی لوگوں میں کوئی فروعی اختلاف نہیں۔ بلکہ بڑا عظیم الشان فرق ہے اور یہ کہ مسیح موعود علیہ السلام کو مانے بغیر ہرگز ہرگز نجات ہی نہیں ہو سکتی ہے۔ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے وہ اپنے دعوے کو مذکورہ بالا کتب سے واضح طور پر مدلل ثابت کرکے دکھائے ورنہ ہم اسکی بات کو ایک کوڑی کے برابر وقعت نہیں دیتے۔ بعض لوگ ہمیں اگر یہ بھی کہدیتے ہیں۔ کہ ہم مرزا صاحب کو کافر نہیں کہتے۔ کافر تو مولوی لوگ کہتے ہیں۔ ہم ان کو مسلمان ہی خیال کرتے ہیں۔ مگر ایسے لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ مرزا صاحب نے تو الہام کا دعویٰ کیا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ پیشگوئیاں کیں۔ اور فرمایا میرے ساتھ اللہ تعالےٰ کلام کرتا ہے اگر تم مسلمان یقین کرتے ہو۔ تو اسکی بات کو سچا مانو۔ اگر درحقیقت ان کو نہیں جانتے تو ان پر ایمان لاؤ۔ اور بیعت کرکے سلسلہ میں داخل ہو جاؤ۔ ہاں اگر تم ایسا نہیں کرتے تو تم نے تو اس کو مفتری علی اللہ قرار دیا ہے۔ زبان سے نہیں کہتے تو عملی طور پر تو ثابت کرتے ہو۔

پس ہم اپنے عزیز دوستوں اور قوم کے بزرگوں کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ آجکل پھر ہماری جماعت پر ابتلا کا زمانہ آیا ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں مانگیں اور اس رستہ کو ہرگز نہ چھوڑیں۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں چلایا ہے وہ زمانہ کی اصلاح کیلئے آئے تھے اب ان کے بعد کسی قسم کے اجتہاد کی ضرورت نہیں۔

پیارے دوستو! اپنے اصولوں پر قایم رہو اگر تم اپنے اصولوں پر قایم رہو گے تب ہی ترقی حاصل کر سکو گے۔ یاد رکھو دنیا میں وہی قوم ترقی کر سکتی ہے جو اپنے اصولوں پر مضبوط ہو۔ اور وہ قوم تباہ ہو جاتی ہے جو اپنے اصولوں کو ترک کر دیتی ہے۔ پس عبدن تم نے اپنے اصولوں کو چھوڑ دیا اسی دن تمہاری خیر نہیں۔ حضرت صاحب نے جو امانت تم کو دی ہے اس کو دیانتداری کے ساتھ دنیا تک پہونچاؤ اور اپنے اجتہاد سے کام نہ لو۔ اپنے اعتقادات پر مضبوط رہو اور شکلات کا خیال نہ کرو۔ یہ ایک غبار کیصورت میں کام کرنے والوں کے سامنے آتی ہیں۔ مگر جوں جوں ایمان کے ساتھ قدم بڑھاؤ گے یہ غبار دور ہوتا چلا جائیگا اور کامیابی اپنا چہرہ دکھائیگی۔ حقیقی مصائب کے ایام وہ ہوتے ہیں جب نبی موجود ہوتا ہے اور جب تک حضرت صاحب ہم میں موجود تھے۔ طرح طرح کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اب وہ تنگ گذار گھاٹیاں ہم طے کر آئے ہیں۔ اب تو ہمارے سامنے میدان ہیں۔ کسی قسم کا خطرہ نہیں اب آگے بڑھتے چلو اور کام کو جاری رکھو جب اس وقت ہمارے جانی دشمن ہمارا کچھ بگاڑ نہ سکے تو اب کیا بگاڑ لیں گے۔ اپنی طرف سے کمزوری مت دکھاؤ ایسا نہ ہو کہ لوگ یہ خیال کریں کہ

اب احمدی آہستہ آہستہ ہم میں جذب ہو جائینگے

بلکہ ایسی مضبوطی کے ساتھ قدم رکھو کہ مخالف یہ گمان کریں کہ یہ تو ہم کو کھا جائینگے۔

دیکھو تمہارے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے راستہ میں شیاطین زمانہ نے کتنی رکاوٹیں پیدا کردی تھیں۔ مگر کیا وہ کبھی ان رکاوٹوں کو دیکھکر حراساں ہوئے؟ وہ رکاوٹیں ان کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکیں۔ تم لوگوں کے طعن سے نہ ڈرو۔ جب تم نے ایک بات کو سچائی کے طور پر قبول کر لیا ہے۔ اور اس کو بے دھڑک دنیا کے سامنے پیش کردو۔ دنیا تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ جب خدا تعالےٰ تمہارے ساتھ ہے ہاں اگر تم خود ہی ڈرپوک ہو جاؤ اور خدا کو چھوڑ دنیا کے رعب میں آجاؤ۔ اور حق کو چھوڑ باطل سے دبو گو۔ اور بجائے لوگوں کی اصلاح کرنے کے ان کے طعن تشنیع سے بچنے لگو تو یاد رکھو بموجب آیت کریمہ ولئن اتبعت اھواءھم من بعد ما جاءک من العلم انک اذا لمن الظالمین ظالم ہو جاؤ گے۔ اشاعت اسلام میں لگے رہو۔ لا الہ الا اللہ کے پھیلانے والی جماعتیں تمہیں ہو۔ غیر احمدی اس کو پھیلا نہیں سکتے۔

ان کا اسلام اور ہے اور ہمارا اسلام اور ہے

جو خود مردہ ہیں وہ دوسروں میں کیا جان ڈال سکتے ہیں جس نے مسیح کے دامن کو نہیں چھوا وہ روح القدس سے کیسے مدد پا سکتا ہے کیا ایسے لوگ لا الہ الا اللہ پھیلا سکتے ہیں؟ جن میں روحانیت کی بو نہیں کیا ایسے لوگ لا الہ الا اللہ کو اشاعت کر سکتے ہیں۔ جو الہام کا دروازہ بند سمجھتے ہیں۔ مسیح کو ۱۹۰۰ سال سے آسمان پر مانتے ہیں۔ اور مسیح موعود کے منکر ہوں ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ جو خدا کے پاک اور برگزیدہ کو مفتری علی اللہ قول سے یا فعل سے کہکر ٹال دیتے ہیں۔ وہ کبھی مظفر و منصور نہیں ہو سکتے۔ ان کی مدد کے محتاج نہ ہو۔ وہ خدا جسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مدد دی وہ اکیلا غار حرا میں جایا کرتا تھا وہ خدا جس نے کہ مسیح موعود کو مدد دی جبکہ وہ قادیان کے ایک گوشہ میں گمنامی کیحالت میں زندگی بسر کر رہا تھا۔ کیا وہ اب تمہاری مدد کرنے کے لئے کافی نہیں۔ ہاں ایک شرط ہے وہ یہ کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا جو لوگ جان و مال سے اللہ کے رستہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو عجیب عجیب راستے بتاتا ہے۔ اگر تم بھی صحابہ کیطرح مظفر و منصور ہونا چاہتے ہو۔ تو اپنی حالت پر غور کرو۔ اپنے اصولوں پر مضبوط رہو ابتلاؤں میں آکر لالچ میں پڑھ کر راستہ کو نہ چھوڑو۔ باطل سے نہ دبو جو امر بن جاؤ۔ اللہ تعالےٰ تمہاری مدد کرے گا اور ہر میدان میں فتح تمہاری ہوگی۔ کیونکہ اسکا وعدہ ہے۔

انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد ۔

اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔ آمین ثم آمین

(مبارک)

وی پی آتے ہیں

سال رواں کی قیمت وصول کرنے کے لئے ۲۱۔ مئی کا پرچہ الحکم وی پی کیا جائیگا روپے کی اشد ضرورت ہے۔ وی پی وصول کرکے مشکور فرمادیں۔

بقایا دار اپنے بقایا کا فکر کریں

مینیجر

انجمن ترقی تعلیم کا سالانہ جلسہ
اور
عطیہ ریاست بہاولپور

انجمن ترقی تعلیم امرتسر کا چوتھا سالانہ جلسہ ماہ اپریل کی ۲۵ ۲۶- تاریخ کو منعقد ہوا۔ اس دفعہ کا اجلاس گذشتہ تین سالوں کے اجلاسوں سے زیادہ شاندار تھا۔ سب سے بڑھکر خوشی کی بات یہ ہے کہ جہاں اور امراء نے انجمن مذکور کو جو ایک نہایت ہی مفید کام کر رہی ہے چندے دیئے ہیں وہاں ریاست بہاولپور کی طرف سے ایک ہزار روپیہ سالانہ مستقل عطیہ کا بھی اعلان کیا گیا ہے

ایک قابل تقلید نمونہ

انجمن ترقی تعلیم مسلمان ایک نہایت ہی مفید کام کر رہی ہے۔ جسکی مثال کہ صوبہ پنجاب تو کیا۔ ہندوستان بھر میں بھی ملنی مشکل ہے۔ مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ کسی اہل بصیرت سے نہاں نہیں۔ تعلیم میں تجارت میں اور دیگر تمام اعلےٰ اعلےٰ کاروبار میں جو کسی قوم کی ترقی کا پیمانہ ہوتے ہیں۔ دوسری اقوام کے مقابل انکی کچھ بھی حقیقت نہیں آئے سال کے نتائج پکار پکار کر اعلان کرتے ہیں کہ مسلمان تعلیم میں اپنے ہندو بھائیوں سے سینکڑوں کوس پیچھے ہیں۔ بڑے بڑے دفاتر میں۔ بڑے بڑے سرکاری محکموں میں جاکر دیکھو ہر طرف ہندو ہی ہندو نظر آئینگے۔ اور کہیں ایک دو مسلمان بھی نظر آجاویں تو وہ بھی بچارے نہ ہونے کے برابر ہی ہوتے ہیں۔ کسی ہندو بھائی کے زیر اثر ہونگے۔ میڈیکل کالج لد کالج۔ انجینئرنگ کالج۔ مشن کالج۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج دیال سنگھ کالج۔ گورنمنٹ کالج۔ ٹریننگ کالج۔ غرضیکہ تمام کالجوں کی سیر کرو ہر جگہ ہندو ہی ہندو پاؤ گے۔ اور یونیورسٹی کے امتحانوں کے نتائج کے نکلنے کے دن اگر کامیاب شدہ ہندو طلباء کے پچاس نام ہوں گے۔ تو مشکل سے ایک دو مسلمان پائے جائینگے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اول تو مسلمانوں میں ابھی تک تعلیم کا اتنا شوق پیدا نہیں ہوا۔ چنانچہ ہندو کمیونٹی میں پایا جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ اگر بعض ہونہار اور محنتی لڑکے نکل بھی آویں تو مالی مشکلات کی وجہ سے وہ اپنی پڑھائی کو جاری نہیں رکھ سکتے۔ بجز وہ طالبعلم اعلےٰ تعلیم بغیر کسی کے حاصل کر سکتا ہے۔ جسکو ایک طرف تعلیم اور امتحان کا فکر ہو۔ دوسری طرف اس کو فیس اور دیگر اخراجات تکلیم۔ لباس و خوراک کا فکر ہو۔ اس سے بہتر ہے کہ وہ فوراً تعلیم کو چھوڑ دے اور بجائے رات دن غم والم میں مبتلا ہونے کے کسی اور لائن کو اختیار کرے جس میں اس کو ان مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ کیونکہ اگر وہ ان تکالیف میں بھی کام کرتا جائیگا تو اس کے قویٰ پر بہت برا اثر پڑے گا۔ اور حد درجہ کا کمزور ہو کر نہ اپنے لئے اور نہ اپنی سوسائٹی کیلئے چنداں مفید ثابت ہو سکیگا۔ آجکل مسلمان طلباء کی بہت ہی بری حالت ہے پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ بڑا زور لگا لگا کر انٹرنس تک پہونچ جاتے ہیں۔ ذہین بھی ہوتے ہیں مگر اگر پوچھا جائے کہ تم اعلےٰ تعلیم بھی حاصل کروگے تو ایک ٹھنڈا سانس لیکر کہتے ہیں کہ افسوس مالی مشکلات اسبات کی اجازت نہیں دیتی۔ ہمنے اپنی آنکھوں سے ایسے طلباء کو دیکھا جو لڑکر انٹرنس تک ہمارے ساتھ پڑھتے چلے آرہے تھے۔ کالج میں ان میں سے صرف ایک دو رہ گئے!

پس ان حالات میں انجمن ترقی تعلیم مسلمانان کا قایم ہونا تمام مسلمانوں کیلئے نہایت ہی مفید ہے بلکہ خدا تعالےٰ کے فضل کی ایک نشانی ہے۔ یہ انجمن غریب مسلمان طلباء کو جو اعلےٰ تعلیم کے حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ معقول وظائف دیتی ہے۔ اور یہ تمام روپیہ قرض حسنہ کے طور پر دیا جاتا ہے۔ اور جب انسان زمانہ طالبعلمی سے نکلکر کسی جگہ کام کرنا شروع کر دیتا ہے۔ تب یہ تمام روپیہ بذریعہ اقساط وصول کر لیا جاتا ہے۔ بعض انجمنیں قرض حسنہ کے طور پر وظائف نہیں دیتیں اور ماہوار وظائف مقرر کر دیتی ہیں۔ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طالبعلم کو اپنی محنت کا خیال نہیں ہوتا وہ مزے سے ہر ماہ وظیفہ وصول کر لیتا ہے بلکہ اس قسم کے روپیہ کا طالب علم کی آئندہ زندگی پر ایک بڑا مہلک اثر پڑتا ہے۔ مگر وہ طلباء جو بطور قرض حسنہ وظیفہ لیتے ہیں وہ ہمیشہ ہوشیار رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر فیل ہو گئے تو سفت قرض ہو جائیگا۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر اس قسم کی بہت نہیں تو تین چار ہی بڑی بڑی انجمنیں ہندوستان بھر میں قایم ہو جائیں۔ تو مسلمانوں میں نہایت آسانی سے تعلیم پھیل سکتی ہے۔ آجکل تعلیم کا زمانہ ہے۔ آج وہی قوم ترقی کر سکتی ہے جسکے افراد تعلیم یافتہ ہوں۔ کوئی پیشہ کوئی حرفہ بھی ترقی نہیں کر سکتا اگر تعلیم کی کمی ہو۔ پس اگر مسلمانوں میں تجارت کا سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ اور اگر صنعت و حرفت میں ترقی کرنی ہو تو بغیر تعلیم کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے ممالک میں ہر شہر کے بچوں کیلئے تعلیم ضروری قرار دیگئی ہے اور تعلیم کو ترقی دینے کیلئے فی زمانہ اور کوئی بہتر طریق نہیں ہو سکتا۔ سوائے اس کے کہ ایسی انجمنیں قایم کیجاویں افسوس آجکل کے لیڈران قوم پالیٹکس کے دوسرے حصوں پر تو ہمیشہ بحث کرتے رہتے ہیں مگر پالیٹکس کے اس ضروری حصہ کیطرف توجہ حالانکہ تمام پالیٹکس کا دارمدار تعلیم پر ہی ہے۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بھی اس اصول کو اختیار کر کے کام کرنا شروع کیا ہے اور اس نے بھی احمدی قوم کے قابل امداد طلباء کو بطور قرض حسنہ ماہوار وظائف دینے شروع کئے ہوئے ہیں مگر ابھی تک اس بات کیطرف پوری توجہ نہیں دیگئی۔ ہم صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں کو اسبات کیطرف توجہ دلاتے ہیں کہ سوائے معدودے چند حالات کے تمام طور پر تمام وظائف بطور قرض حسنہ ہی دینے چاہئیں۔ ہماری میں بھی بہت سے ایسے لڑکے موجود ہیں جو اعلےٰ تعلیم کا شوق تو رکھتے ہیں مگر اپنے والدین کی مالی مشکلات کی وجہ سے وہ سلسلہ تعلیم کو جاری نہیں رکھ سکتے!

ایسے طلباء کو معقول وظائف دیکر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنیکا موقعہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس طریقہ سے اشاعت اسلام کیلئے اپنی کمیونٹی میں بہت ہی مفید انسان پیدا ہو سکتے ہیں۔ اسلئے ہم تمام ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمت میں بڑے زور سے التماس کرتے ہیں کہ وہ اس قرض حسنہ کے فنڈ کو بہت وسیع کرنیکی کوشش کریں اور اپنی غریب جماعت کے غریب طلباء کو اعلےٰ تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ دیں۔

اب جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی (فضل عمر رضی اللہ عنہ) اشاعت اسلام اور ترقی تعلیم کے مسایل پر غور فرما رہے ہیں ہم نہایت ادب سے اس سلسلہ کو حضور والاشان کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ حضور خدا کیلئے جہاں اور اہم امور پر آپ غور فرما رہے ہیں۔ وہاں اس مسئلہ پر بھی غور فرمائیں۔

اپنے غریب طلباء کیلئے بھی جو اعلےٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی احسن طریق تجویز فرما دیں۔ ہمیں امید کامل ہے کہ جب حضور توجہ فرمائیں گے اور اس کام میں اللہ تعالےٰ کے حضور عرض کریں گے۔ تو وہ خاطر در اس دعا کو سنیگا اور قبول کریگا۔

(مبارک)

اطلاع

الحکم کے کاتب کو اس ہفتہ چند روز کی رخصت پر چلے جانے کی وجہ سے۔ الحکم ایک دن لیٹ ہو کر شایع ہوا ہے آئندہ انشاء اللہ وقت پر شایع ہوا کریگا۔ (مینیجر)

(۱) احمدی خاتونوں کے خریدار

یاد رکھیں کہ احمدی خاتون کا بارہواں نمبر شروع جون میں تمام خریداران احمدی خاتون کے نام وی پی ہوگا تاکہ آئندہ سال انتظام درست رہے

(۲) اور جن خریداروں کے نام احمدی خاتون کا کوئی نمبر (پرچہ) نہ پہونچا ہو۔ وہ پندرہ دن کے اندر اندر طلب کر لیں۔ ورنہ پھر ہم معذور ہونگے۔

(۳) اہل قلم خاتونیں اپنے رسالہ کو خالص زنانہ رسالہ بنانے کیلئے اپنے اپنے مفید مضامین بھیجکر ایڈیٹر کی مدد کریں۔

(۴) آئندہ احمدی خاتون کی جلد ۲ کے لئے ہمنے خاص مضمونوں اور لکھائی چھپائی کا انتظام کیا ہے۔

امید ہے کہ احمدی خاتونوں کی خریدار خاتونیں ایک ایک خریدار یکم جون تک مہیا کر کے ایڈیٹر کو مشکور فرما دیں

مینیجر احمدی خاتون

اختلاف اُمتی رحمۃ

سید ولد آدم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا پاک ارشاد فرمایا تھا کہ اختلاف اُمتی رحمۃ۔ انسانی فطرت کا یہ صحیح نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ دنیا سے کبھی اختلاف مٹ نہیں سکتا۔ اس لئے آپ نے اپنی امت کے اختلاف کو ایک رحمت قرار دیا ہے۔ یہ اختلاف رحمۃ اس صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ محض خدا تعالےٰ کی رضاء کیلئے کیا جائے اس میں ذاتی اغراض اور نفسانیت کا کوئی شائبہ نہ ہو۔ جب ذاتی اغراض اور دنیاوی ملونی ہو تو وہ انانیت نفس کیساتھ ملکر رحمت کی بجائے لعنت ہو جاتا ہے۔ میں نے ہمیشہ جماعت کو اس پر متوجہ کیا۔ اور بعض احباب سے اختلاف رائے کیا تو انہوں نے اس کو برے رنگ میں دیکھا مگر اب یہ آواز اُٹھ رہی ہے کہ ایماندارانہ اختلاف رائے ایک قیمتی چیز ہے چنانچہ پیلہ جناب نے اس پر ایک نوٹ لکھا ہے۔ جسکا اقتباس میں ذیل میں درج کر دیتا ہوں۔ ہمارے دوست اس کو غور سے پڑھیں تو انہیں ایڈیٹر الحکم کی عصمت کا نقشہ اس میں نظر آ جائیگا۔ ایڈیٹر الحکم کو جس رنگ میں بدنام کرنے کی کوشش کیگئی وہ ظاہر ہے۔ اتنک ہمارے بڑے بڑے دوست جنکی غلط اور سلسلہ کیلئے مضر راؤں سے میں نے دلیری کے ساتھ اختلاف کیا ہے مجھے گورنمنٹ کا جاسوس کہنے سے نہیں ڈرتے اگر دنیا کا نہیں تو خدا کا ہی خوف کرتے۔ ہمارے دوستوں کو یہی ابتلا پیش آیا۔ وہ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ان کے رائے کے سامنے دوسروں کی رائے ہیچ اور بے اثر ہے۔ اور اسکی اور کوئی حق حاصل نہیں کہ کسی معاملہ پر اُن کے خلاف بولے میں نہیں جانتا یہ لائسنس انہیں کہاں سے ملگیا تھا۔ اور خود سری اور خود رائی نے آخر اس مرحلہ تک پہونچا دیا۔ کہ جب انہوں نے دیکھا کہ ہماری رائے گر گئی ہے تو

ڈیڑھ اینٹ کی جدا مسجد بنا کر

سلسلہ میں اختلاف کا بیج بو دیا۔ آنیوالے واقعات ثابت کر دیں گے کہ ان کی اغراض کیا تھیں اور کیا ہیں۔ مگر جو لوگ انکی تحریروں کو پڑھتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کا مقصد کیا ہے؟ یہ ابتلاء انہیں کیوں پیش آیا۔ پس آج ایڈیٹر الحکم یا کسی اور کو اپنے ساتھ اختلاف رائے کی وجہ سے جاسوس کہا جاتا ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ان لوگوں کے ہاتھ میں یہی ایک اوزار ہے۔ خیر وہ اس کو بھی استعمال کر کے دیکھیں کہ کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ بہرحال پیسہ لکھتا ہے:-

ایماندارانہ اختلاف رائے

تمام دنیا میں اور تمام زمانوں میں اس اصول کو تسلیم کیا گیا ہے کہ ایمانداری اور سچائی اور صاف گوئی انسان کی بڑی اعلےٰ صفات ہیں لیکن بدنصیبی سے زمانہ حال میں بعض ان نوجوانوں میں جو اپنے آپ کو تعلیم سے بہرہ ور سمجھتے ہیں ایک یہ غلط خیال ذہن نشین ہو گیا ہے کہ جو بات ہماری رائے کے خلاف ہے یا جو بات ہماری عقل میں ٹھیک نہیں معلوم ہوتی وہ کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتی اور اگر کسی دوسرے شخص کی رائے میں وہ بات ٹھیک ہو تو یا تو وہ شخص نہایت بے وقوف ہے۔ خواہ وہ تجربہ اور عقل اور علم اور عمر میں ان سے کتنا ہی فائق ہو۔ اور یا وہ خود غرض اور مکار ہے۔ اور ممکن ہے کہ خفیہ طور پر سرکار کا وظیفہ خوار یا سی۔ آئی۔ ڈی (محکمہ تحقیق جرایم) کا تنخواہ دار ہو۔ بجالیکہ اسلام نے سخت تاکید کر دی ہے ظنوا المومنین خیرا لیکن یہ لوگ بدظنی کرنیکے سوائے زندہ ہی نہیں رہ سکتے۔ اور ان بعض الظن اثم کی سزا کے مستوجب اپنے آپ کو بناتے ہیں۔ قانون وقت کا بھی یہ منشاء ہے کہ جب تک کسی کا قصور ثابت نہ ہو جائے اُسے قصوروار مت سمجھو اور جس پر شبہ ہو۔ وہ شبہ کا فائدہ اٹھا کر قانون کے ہاتھ سے آزاد کر دیا جائے۔

آجکل کسی دشمن کو بدنام کرنے کیلئے سب سے سہل علاج یہ ہے کہ اسکی نسبت کہہ دیا جائے کہ یہ سرکاری جاسوس ہے۔ ایسے ظالم تہمت لگانے سے خدا سے نہیں ڈرتے۔ جو لوگ جاسوس یا جھوٹے مخبر ہوں۔ بیشک! ان کی نسبت ہر شخص کو بدظنی رکھنے کا اختیار ہے لیکن پہلے یہ تو سوچ لو کہ دنیا میں کونسا شخص اس بدظنی سے بچ سکتا ہے اور جس پر یہ بدظنی عاید کیجائے وہ کسطرح اپنا ڈیفنس پیش کر سکتا ہے۔ تمنے کبھی کسی معقول اور دانشمند شخص کو دوسرے کی نسبت بدظنیاں کرتے نہیں دیکھا ہوگا بلکہ صرف گھٹیا درجہ کے رذیل اور ادنےٰ اور بیکار لوگوں میں یہ مرض موجود پایا ہوگا:-

زیادہ تر یہ الزام ان لوگوں پر لگایا جاتا ہے جو سوسائٹی میں قدرے ممتاز قدرے آزاد یا ذاتی رائے رکھنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ کیونکہ تنگدل اور تاریک باطن لوگ تو یہ سمجھ ہی نہیں سکتے کہ ایمانداری سے بھی کوئی شخص اختلاف رائے کر سکتا ہے اور آنسٹ ڈفرنس آف اوپینین بھی کوئی چیز ہے؟

دشمن بھی حقیقت سے واقف ہے

یہ بالکل ظاہر بات ہے کہ سلسلہ خلافت راشدہ اس امر کا محتاج نہیں کہ سلسلہ کے دشمنوں کی تائید کی اسے ضرورت ہے بلکہ ایسی تائیدات کی ہمارے نزدیک ذرا بھی قدر نہیں۔ اسلئے کہ خلافت راشدہ کا سلسلہ اپنے ساتھ دلایل و براہین کا ایک جرار لشکر رکھتا ہے پس ذیل میں جس مضمون کو درج کیا جاتا ہے اسکی یہ وجہ نہیں کہ وہ ہمارا موید ہے بلکہ اسلئے کہ دکھایا جاوے کہ منکرین خلافت نے جو کفر و اسلام کا مسئلہ آ بنا کر دکھایا ہے یہ محض غلط ہے۔ اور دشمن سے دشمن بھی سمجھتا ہے کہ یہ وجہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر۔ ایم۔ اے سعید سلسلہ کے دشمنوں میں سے ایک شخص ہیں۔ اور وہ کوئی موقعہ پیسہ اخبار میں سلسلہ کی مخالفت کا جانے نہیں دیتے یہ انکی بدقسمتی اور شومئی اعمال ہے۔ کاش اگر انہیں حق سے محبت ہوتی تو وہ قادیان آ کر کچھ زمانہ گذارتے اور پاک صحبت سے استفادہ کرتے۔ انہوں نے حال میں ایک مضمون لکھکر بتایا ہے کہ خلافت ثانی کا انحصار مسئلہ کفر و اسلام پر نہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

آجکل احمدیوں کا ایک فریق صاحبزادہ صاحب خلیفۃ المسیح بلکہ ولد المسیح کی خلافت سے اسلئے منحرف ہو رہا ہے کہ صاحبزادہ صاحب ان مسلمانوں کو جو احمدی نہیں کافر سمجھتے ہیں۔ کیا صاحبزادہ صاحب کا یہ کوئی اپنا فتویٰ ہے؟ نہیں ہرگز نہیں؛ بلکہ اس مسئلہ اور فتوی کو خود مرزا صاحب مسیح قادیانی نے احمدی جماعت کے وجود کو قایم کرنے کیلئے قایم کیا؛ کیونکہ جب تک ایک مسلمان احمدی سلسلہ میں داخل نہ ہو جائے اور مسیح و مہدی قادیان کے مسیح و مہدی موعود ہونے پر ایمان نہ لائے اور ان کو شناخت نہ کرے تب تک وہ مسلمان بانی سلسلہ احمدی کے نزدیک جاہلیت کی موت مرنے والوں میں شمار ہوتا ہے۔ اور جاہلیت کی موت کفر کی موت ہے لہذا کوئی مسلمان اپنے سابق اسلام سے متمتع نہیں ہو سکتا۔ اور اگر بغیر احمدی ہوئے اور بانی سلسلہ احمدی کو مسیح و مہدی موعود یقین کئے بغیر بھی ایک مسلمان اسلام سے بہرہ اندوز ہو سکتا ہے اور وارث جنت بن سکتا ہے؛ تو پھر احمدی سلسلہ میں داخل ہونیکی اور مسیح و مہدی قادیانی پر ایمان لانے ہی کی کیا ضرورت باقی رہی۔ بلکہ اس مفت کی دردسری سے حاصل ہی کیا ہے اس کا جواب صاحبزادہ صاحب کی خلافت کے منکر دیں اور جلد دیں تو اچھا ہے۔ اور اگر یہ تاویل کر لیجائے کہ کامل ایمان احمدی ہو کر ہاتھ آتا ہے اور احمدی نہ ہونے کیصورت میں اسلام ناقص رہتا ہے تو یہ واضح رہے کہ اسلام تو ناقص ہو سکتا ہی نہیں۔ کیونکہ اسلام تو رسول کریم کے وقت میں کامل ہو چکا جیسا کہ الیوم اکملت لکم دینکم کی آیت مبارکہ اس کے کمال پر شاہد ہے۔ ہاں جملہ فرقہائے اسلام اس کامل اسلام کے مدعی ہیں۔ اب احمدی کہتے ہیں کہ کامل اسلام ہمارے پاس ہے۔ علی ہذا القیاس دیگر فرقہائے اسلام بھی اپنی اپنی جگہ اس کے مدعی ہیں۔ اور ناقص اسلام اسلام کی کوئی صورت ہو ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ اس پر لفظ اسلام ہی صادق آنا محال ہے۔ کیونکہ کامل اسلام ہی صراط مستقیم ہے اور صراط مستقیم ایک ہی ہو سکتا ہے اور دو یا ایک سے زیادہ صراط مستقیم ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ دو نقطوں کے درمیان چھوٹے چھوٹے خط صرف ایک سیدا خط ہو سکتا ہے اور بس۔ اب اگر احمدی اپنے کو صراط مستقیم پر سمجھتے ہیں تو ضرور ہے کہ غیر احمدی مسلمان احمدیوں کیطرح صراط مستقیم پر نہ ہوں۔ کیونکہ یہ تو محال قطعی ہے کہ دونوں صراط مستقیم پر ہوں۔ تو پھر احمدی اور غیر احمدی کیسا؟ اور ہر دو کی حد فاصل صراط مستقیم ہی ہو سکتی ہے۔ اب باقی رہی منافقانہ روش کہ غیر احمدیوں کو بھی خواہ مخواہ کامل اسلام میں داخل سمجھا جاوے تو یہ احمدیوں کی جماعت منحرف خلافت ثانی کی مرضی؟ ہاں یہ واضح رہنا چاہیئے کہ ایسی دورنگی روش سے احمدیوں اور غیر احمدیوں پر کوئی خاص اثر نہیں پڑ سکے گا

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش؛
من انداز قدت را می شناسم؛

اور نہ ہی جائز مدعی خلافت ثانی کے حق جواز میں کوئی فرق آسکتا ہے۔ کیا خلافت اول پر بھی اسی منحرف جماعت نے خلافت کے لئے بہت کچھ ہاتھ پاؤں نہیں مارے تھے۔ لیکن خلیفہ صاحب تھی ایک بڑی شخصیت کے آدمی مطلوبہ نہیں تو کر آبیت کر ہی پڑی۔ اب انکا اس موقعہ پر اپنی عادت مستمرہ سے باز آنا معلوم۔ ظاہر ہے جائز مدعی خلافت ثانی تین قسم کی فوقیت اپنی جماعت کے دیگر مدعیان خلافت پر رکھتا ہے۔ اول احمدی جماعت بلا استثناء اس کا پرہیزگار ہونا تسلیم کرتی ہے۔ دوئم اس کا حاجی الحرمین الشریفین ہونا محتاج ثبوت نہیں (سوم) اس کا مسیح موعود قادیانی کا فرزند ولبند ہونا بلکہ اسکی ولادت پر میرزا صاحب کا یہ الہام "کان اللہ نزل من السماء" اس کی اس خصوصیت کو اور بھی بڑھاتا ہے۔ اور حال یہ ہے کہ دیگر مدعیان خلافت موخر الذکر ہر دو خصوصیتوں سے عاری ہیں۔ باقی رہا فتوی تکفیر تو اسے تو احمدی جماعت کے خود بانی اور خلیفہ اول و ثانی موجودہ صلح کل مدعیان خلافت کی خاطر سے تو چھوڑنے سے رہے کیونکہ یہ مسئلہ تو احمدی جماعت کیلئے بمنزلہ بنیاد رہا اور ہے۔ اور اگر بنیاد ہی اکھیڑ پھینکدی گئی تو احمدی جماعت کی عمارت کا قیام سلام کیونکہ اگر ایک شخص احمدی نہیں اور کامل اسلام رکھتا ہے تو اسے احمدی ہونے کی ضرورت ہی کیا پڑی ہے۔ اسیقدر اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے سے ہم اس امر کے اظہار کو اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اگرچہ ہم نہ احمدی ہیں اور نہ احمدی فریقوں سے کسی کے مشیر تاہم پیغام صلح کی رنگ آمیزیوں اور اصل و نقل کی ملاوٹوں کے لئے ضروری ہے کہ کوئی تنقیدی حد فاصل قایم کی جائے

(خاکسار ایم۔ اے۔ سعید انصاری زبدۃ الحکماء شملہ)

ظریف

حال ہی میں لاہور سے ایک ماہواری رسالہ اردو۔ ظریف شایع ہوا ہے۔ رسالہ واقعی اسم با مسمی ہے۔ ان تنگ گذار گھڑیوں میں جبکہ انسان کثرت مطالعہ یا کوئی اور کام کرتے کرتے تھک جاتا ہے۔ ظریف ایک نہایت ہی مفید رفیق ہو سکتا ہے۔ ظرافت حقیقی معنوں میں ایک نہایت ہی عمدہ چیز ہے۔ جس سے انسان غم و الم کے بوجھ کو اتار کر اپنی روح رواں میں شگفتگی پیدا کر سکتا ہے وہ لوگ جو ہمیشہ غمگین شکل بنائے رہتے ہیں اور ظرافت سے حصہ نہیں لیتے ایک تلخ زندگی بسر کرتے ہیں۔ پس موجودہ اخبارات کی موجودگی میں اگر کوئی رسالہ اس کام کو سرانجام دے سکتا ہے تو ظریف ہی ہے۔ امید ہے کہ رسالہ مذکور کے ایڈیٹر صاحبان ایسے مضامین سے اپنے رسالہ کو دور رکھیں گے۔ جو انسان کے اخلاق و عادات پر برا اثر ڈالتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ط

ایوانِ خلافت میں پہلا اور خاندان محمودؐ میں دوسرا مولود مسعود

مبارک باد

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

۹ مئی ۱۹۱۴ء کی صبح ساکنین الدار اور مہاجرین دارالامان کیلئے عموماً اور خاندان نبوت کیلئے خصوصاً ایک خاص تفضل اور بشارت کبریٰ آئی جو خلافت محمودؐ کے برکات ایک اور اضافہ کا موجب ہوئی +

۷ بجے صبح کے قریب حضرت اولوالعزم صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد نضل عمرہ خلیفہ ثانی کے مشکوی مسلی میں دوسرا بیٹا پیدا ہوا جو خاندان نبوت میں پانچواں نافلہ (پوتا) اور چراغ ہے +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے برکات کے بہت سے وعدے کئے تھے جو اکثر آپ کی زندگی میں پورے ہوئے اور آپ کے بعد بھی دنیا کے آخر تک اکثر کا ظہور ہوتا رہے گا +

ان وعدہائے برکات میں آپ کی ذریت طیبہ کے متعلق بھی بہت سے وعدے ہیں چنانچہ فرمایا۔ تیری نسل بہت ہوگی۔ اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤنگا اور برکت دونگا اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائیگی تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی +

پھر حضرت صاحبزادہ اولوالعزم کے حق میں اور بھی شاندار وعدے اللہ کریم کے ہیں۔ جن میں سے بہت سے ہم نے اپنی آنکھوں سے پورے ہوتے دیکھے چنانچہ مصلح موعود۔ اور پس موعود کے عظیم الشان وعدے کو جو خلافت احمدؐ کے رنگ میں پیدا ہوا ابھی ابھی دیکھا ہے۔ والحمد للہ علی ذالک +

خدا تعالیٰ کا بیحد احسان اور شکر ہے کہ اس آیۃ اللہ کے گھر میں ظہور برکت و تفضل کے موقعہ پر مجھے ان آیات کی تلاوت و تذکیر کا پھر موقعہ ملا اس لئے میں صدق دل سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ستایش کے بعد حضرت امیر المومنین نضل عمرہ کے حضور اس مبارک تقریب پر مبارکباد عرض کرتا ہوں اور حضرت ام المومنین اور قافلہ سالار ضعفاء حضرت میر ناصر نواب اور نانی اماں صاحبہ اور حضرت بنت رسول اور کل ممبران خاندان نبوت اور اہل بیت خلیفۃ المسیح مرحوم و مغفور کو مبارکباد دیتا ہوں۔ ہاں میں اپنے محترم مخدوم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ایل ایم ایس کو اور انکے خاندان کو بھی پھر ایکبار مبارکباد دینے کا موقعہ پاتا ہوں جنکے حصہ میں یہ سعادت ازل سے رکھی گئی تھی کہ وہ خاندان نبوت کے درخشندہ گوہر اور خدا تعالیٰ کے برکات و تفضل کے وعدوں کے مصداق محمود کے ساتھ تعلقات صہری کی عزت حاصل کریں +

میں دعا کرتا ہوں کہ ابن محمود اپنے بزرگوں کے سایہ فضل و رحمت میں اور خاندان نبوت کی نیم شبی دعاؤں میں پرورش پائے اور نہ صرف اپنی قوم اور خاندان بلکہ کل دنیا کیلئے قرۃ العین اور نافع الناس ہونیکے تربیت پائے۔ بڑھے پھلے اور پھولے۔ دنیا کیلئے نور نشان ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کے فرشتے اسکے ساتھ ہوں۔ روح القدس کا سایہ اس کے سر پر ہو اور وہ رکن رکین ہو۔ ان افراد و ارکان کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچانے والے ہوں۔ دوستو! یہ خلافت محمودؐ کا پہلا پھل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر ہر قسم کے فضل نازل کرے وہ اپنے باپ دادا کی طرح قوم کا امام اور ہادی ہو آمین

آخر میں اپنے مطلب کی ایک بات کہنے کا موقعہ پاتا ہوں۔ اے حریم قدس کے رہنے والو! اور خاندان نبوت کے ممبرو! اس وقت تمہارے دلوں میں دعاؤں کیلئے خاص جوش ہے اور خاکسار کو اس گھر اور در کیساتھ نیاز مندی اور ارادت رکھنے کا ایک جوش ہے اسلئے ان گھڑیوں میں جبکہ تمہارے جبین نیاز حضرت کے آستانہ پر ہو اپنے اس ادنیٰ ترین خادم کیلئے بھی دعا کریں کہ اسکی زندگی موت اور بالآخر حشر نواسۂ احمد کے پیچھے ہو اور وہ اور اس کا خاندان آپ ہی کے دامن سے وابستہ اٹھایا جاوے۔ انا لہ خاکسار لیقبل۔ ایاہ کہ گوشہ چشمی بما کند +

(خاکسار یعقوب علی تراب احمدی۔ ایڈیٹر الحکم قادیان دارالامان)

دارالامان کا ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی (فضل عمر رض) بمعہ دیگر ممبران اہل بیت بخیر و عافیت ہیں اور سلسلہ کی ترقی کیلئے شب و روز اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کو بدستور ہر روز درس قرآن دیتے ہیں۔ ایک دو روز آپ بوجہ علالت طبع درس نہ دیسکے۔ اللہ تعالیٰ ہی آپکا محافظ ہو اور وہی اپنے فضل سے ان کو اپنے ارادوں میں کامیاب کرے آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی نے دو نئی جماعتیں قایم کی ہیں۔ جو جماعتہائے مبلغین کے نام سے موسوم ہیں۔ ان کو تیار کرنے کیلئے آپنے حضرت مولانا مولوی روشن علی صاحب مولانا مولوی قاضی سید حسین صاحب۔ مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ سید محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل۔ مولوی غلام نبی صاحب۔ اور مولوی صوفی غلام محمد صاحب۔ بی۔ اے۔ ..... کو مقرر فرمایا ہے اور یہ تمام بزرگ اپنے فرایض کو ادا کرنے میں بڑی جانفشانی سے کام لے رہے ہیں۔ جمعہ کے روز جماعتہائے مبلغین کے بعض طلباء کو مسجد اقصیٰ میں تقریر کرنیکی مشق کرائی جاتی ہے۔

انگریزی انجمن ارشاد کو جسے حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی نے حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی حین حیات میں ہی آپکی اجازت سے قایم کیا تھا۔ اور جسکا کام کچھ عرصہ سے رکا ہوا تھا۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر الحکم نے مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے کی مدد سے پھر زندہ کیا ہے۔ اور چند ماہ سے انجمن باقاعدہ کام کر رہی ہے اس میں قادیان کے تمام انگریزی دان اصحاب شامل ہوتے ہیں۔

بعض لوگ ہائی سکول کے متعلق یہ غلط بیانی پھیلاتے ہیں کہ ماسٹر صدرالدین صاحب کے چلے جانے سے اسکول تباہ ہو گیا ہے۔ اب وہاں کچھ بھی نہیں رہا یہ سراسر جھوٹ ہے۔ مدرسہ برابر اپنا کام کر رہا ہے اور مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے (علیگ) بڑی سرگرمی سے کام کر رہے ہیں باقی رہی وہ کمزوری جو عموماً ہیڈ ماسٹر صاحب کے جانے سے پیدا ہو جایا کرتی ہے وہ بھی ونشاء اللہ جلدی ہی دور ہو جائیگی چند روز ہوئے ہمارے نہایت ہی عزیز دوست مولوی عبدالمغنی صاحب سائنس ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول اپنے والد صاحب کی عیادت کیلئے حیدرآباد تشریف لیگئے تھے مگر افسوس آپکے پہونچنے سے پہلے ہی آپ کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ تمام دوست دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کے والد کو اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے۔ اور مولوی صاحب موصوف اور دیگر پسماندگان کو ہر قسم کے ابتلاؤں سے محفوظ رکھے۔ اور بخیریت قادیان واپس آئیں

مدرسہ احمدیہ بھی خدا کے فضل سے نہایت عمدگی سے کام کر رہا ہے۔ اس سال مدرسہ مذکور نے دو عالم پیدا کئے ہیں۔ ایک تو مولوی عبدالرحمن صاحب ہیں جو عرصہ دراز سے قادیان میں مقیم ہیں اور جو علاوہ عالم ہونیکے اعلیٰ درجہ کے فٹ بال اور ہاکی پلیئر ہیں۔ دوسرے مولوی احمد بخش صاحب ہیں۔ امید ہے ہمارے دوست اپنے وجود کو لوگوں کیلئے نیک نمونہ بنائینگے۔

کیا پیغام کا یہی جواب ہے؟

(ایڈیٹر الحکم کے مضمون کا جواب منکرین خلافت کیطرف سے)

سچ کہتے ہیں کہ انسان جب حق کی مخالفت پر کمر باندھ لیتا ہے۔ تو اس کے حواس بجا نہیں رہتے۔ جب وہ اپنے آپ کو سچائی اور دلایل بینہ سے بالکل محروم پاتا ہے تو گالی گلوچ پر اتر آتا ہے اور ذاتی حملے کرتا ہے اور بے تحاشا جو اسکی زبان پر آتا ہے نکالتا چلا جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ یہی حال بعینہٖ ہمارے ان اصحاب کا ہے جو باوجود اپنے آپ کو اہل الرائے سمجھتے تھے لیکن متقی۔ پرہیزگار۔ صلحکن۔ راستباز۔ یقین کرنے کے ایسا سیاہ و سفید جھوٹ بول رہے ہیں کہ انسان حیران ہو جاتا ہے کہ شاید مذکورہ بالا اصطلاحیں منکرین خلافت کی ڈکشنری میں اپنے حقیقی معنوں کے بالکل الٹ معنے رکھتی ہیں۔ جن لوگوں کی نظر سے الحکم کا ۷۔ مئی کا پرچہ گذرا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ ایڈیٹر الحکم نے کیسے سچے واقعات پیش کئے ہیں۔ اور کیسی پتہ کی بتائی ہے۔ اور منکرین خلافت کے آہن نما بلوری قلعہ پر دلایل بینہ اور براہین قاطعہ کیا تباہ کن گولا پھینکا ہے جسنے کہ اس کی تہ بہ تہ دیواروں کو چیر کر تمام باغبان خلافت کو زخمی کر دیا ہے۔ اور اب جب کہ اسکا کوئی جواب بنا نہیں تو طیش میں آکر ذاتی حملہ کرنے شروع کر دیئے ہیں کہ یہ شخص ایسا ہے ایسا ہے! بھلا ان سے کوئی پوچھے تو سہی کہ ۱۴ مارچ سے آجتک جو سینکڑوں ایڈیٹر الحکم کی قلم سے نکلے ان کے جواب آپ کیطرف سے کیوں نہیں نکلے یا کیا آپ لوگوں کا گالیاں دینا اور ذاتی حملے کرنا سمجھدار معاملہ فہم لوگوں کی نظر میں کوئی حجت ہو سکتی ہے۔ آپ جیسے اہل الرائے کی نظر میں شیشہ وہ ہے کہ تو توڑ دے۔ مگر تجربہ کار لوگ جانتے ہیں کہ خواہ شیشہ پتھر پر گرے یا پتھر شیشہ پر پڑے۔ دونوں حالتوں میں شیشہ کی خیر نہیں ہوتی۔ یہ خیال نہ کریں کہ اب شاید میٹریل ختم ہو گیا ہے۔ ابھی حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام خلیفہ اول کی خاص آپ لوگوں کے متعلق وہ تحریریں موجود ہیں جو اگر پیش کیجاویں تو جواب دینا تو درکنار منہ چھپانا بھی مشکل ہو جائے مگر ہم نہیں چاہتے کہ ذاتی حملے کر کے چھوٹے چھوٹے رذیل ہتھیاروں پر آ اتریں جسکے پاس سچائی کا زبردست ہتھیار ہو اسکو کبھی کسی قسم کا خدشہ نہیں ہوتا۔ شور و غوغا وہی کرتا ہے جسکے پاس جھوٹ اور پھکڑ بازی کے سوا کچھ نہ ہو۔ باقی رہا ایڈیٹر الحکم کی خدمات کا سوال وہ قوم خوب جانتی ہے کہ اس نے کیا کیا خدمات کی ہیں اپنی خدمات پر ایڈیٹر الحکم کو قلم اٹھانے کی ضرورت نہیں احمدی قوم۔ ہاں باغیرت احمدی قوم خوب جانتی ہے کہ اس نے کیا کیا خدمات کی ہیں۔ اور اس کا جواب ایڈیٹر الحکم نہیں بلکہ احمدی قوم خود دیگی۔

اب رہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح کی نظر سے گر جانیکا سوال۔ وہ بھی احمدی قوم کو خوب معلوم ہے سالانہ جلسہ پر حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کا سب سے پہلے الحکم کیلئے تحریک کرنا اور اس کی طرف سے چھ ہزار کی اپیل کرنا اور ایڈیٹر الحکم کو اپنا عزیز دوست قرار دینا ایسی باتیں ہیں۔ جو ہمارے اہل الرائے جیسے اصحاب کی نظر میں گر جانے کا ثبوت دیتی ہیں۔ مگر معاملہ فہم اصحاب خوب جانتے ہیں کہ حضرت کے ان الفاظ سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ ابھی سالانہ جلسہ کو ہوئے چار ماہ کا ہی عرصہ گذرا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ ابتک حضرت خلیفۃ المسیح کے الفاظ ہمارے جلسہ پر آنیوالے دوستوں کے کانوں میں گونج رہے ہوں گے۔ اور منکرین خلافت کے دلوں میں کانٹے کیطرح کھٹک رہے ہونگے۔ پس ہم بھی بقول شخصے مسجد نور کی ایک ایک اینٹ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اٹھو اور کم از کم ایسے لوگوں کیلئے تو شہادت پیش کرو جو تمہاری آوازوں کو سننے کے عادی ہیں۔ اے بڑھ کے درخت (جسکے بڑی شاخ کے گرنے سے ایک شور عظیم برپا ہو گیا تھا) اٹھ اور بمع اپنی تمام شاخوں اور پھول کے [illegible] حضرت مسیح موعود کے پیارے صدیق رض نے ایڈیٹر الحکم کیطرف سے محبت بھرے الفاظ میں چھ ہزار کی اپیل نہیں کی تھی۔ اے حضرت خلیفۃ المسیح کے مکان کے اس کمرے کی اینٹو جسمیں کہ آپ اپنی زندگی کے آخری دنوں میں لیٹے ہوئے تھے کیا تمہیں وہ وقت بھول گیا؟ جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو ارشاد فرمایا تھا کہ ہمارے شیخ کے اخبار کو نگرو کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں جبکہ حضرت نے عین ہمدردی سے یہ فرمایا تھا کہ ایک ہزار ہم دیں گے۔ اٹھو اور ان منکرین خلافت کے سامنے زندہ شہادت پیش کرو۔ اور اپنے پیارے کے ان الفاظ کی تصدیق کرو جو منکرین خلافت کے اخبار کو پیغام جنگ کے نام سے موسوم کرتا تھا۔ اور جس نے اپنی زندگی کے آخری پانچ چھ ماہ میں اس کو چھوا تک نہیں سارے کمرہ کے درودیواروں کے کواڑ اٹھو اور منکرین خلافت کے سیاہ سفید جھوٹ کے بادلوں کو صداقت کے سورج کا منور چہرہ دکھا کر اڑا دو۔ اے چھت کے شہتیر تو بھی اپنی تمام کڑیوں کے بآواز بلند بول اور ان منکرین خلافت کے جھوٹ کو ظاہر کر

(مبارک) (باقی آئندہ)

قابل توجہ ناظرین الحکم

ناظرین اخبار الحکم خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں کیونکہ اسکے بغیر انکے ارشاد کی تعمیل جلدی نہیں کر سکتے جن دوستوں کو کوئی نمبر اخبار نہ ملا ہو انکو چاہیئے کہ پندرہ روز کے اندر اندر اطلاع دیں ورنہ بعد میں پرچہ ملنا مشکل ہے (منیجر)

احمدی جماعت میں روح پیدا ہو چلی ہے!

(گجرات سے پہلا خط)

میں نے الحکم کی گذشتہ اشاعت میں خواجہ صاحب کے ایک خطرناک مضمون کی حقیقت سے جماعت کو آگاہ کیا تھا۔ اور لکھا تھا کہ احباب متفق ہو کر اس کے خلاف نفرت اور بیزاری کا اظہار کریں۔ الحمد للہ سب سے پہلے گجرات کی جماعت نے اس ضرورت کو محسوس کیا باقی جماعتیں بھی امید ہے اس پر عمل کرینگی۔ بظاہر یہ معمولی باتیں ہوتی ہیں مگر اس سے قوم میں کام کرنے کی روح پیدا ہوتی ہے۔ اور انہیں ضروری امور پر سوچنے کا موقعہ ملتا ہے۔

احمدی پریس اور پلیٹ فارم سے احمدیت کے خلاف کوئی آواز اٹھنا ایک لعنت ہوگی۔ اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہر احمدی ۔۔۔ احمدیت کے خلاف لغو ذالک باتیں سنے تو اسے آگاہ کرے اور اگر کوئی واعظ یا لیکچرار سلسلہ کے اغراض اور مقاصد کے خلاف کچھ بولے یا کہنا چاہے یا اسکی نسبت یقین ہو کہ وہ ایسا کریگا تو اسے احمدی پلیٹ فارم سے نیچے اتار دو۔ جب تک حمیت و غیرت کے یہ جذبات قوم میں پیدا نہ ہوں خاموش نہ رہو۔

ہمیں خواجہ صاحب کی ذات سے کوئی دشمنی نہیں۔ لیکن احمدیت کے خلاف اگر وہ کچھ بولیں یا لکھیں تو ہمارا فرض ہے کہ انہیں قومی اثر کے ماتحت اپنی تحریر یا تقریر کو واپس لینے پر مجبور کریں۔ بہر حال ماسٹر ہدایت اللہ صاحب کی مراسلت کو نہایت عزت سے الحکم میں جگہ دیتا ہوں (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ؐ

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الحکم زاد اللطافۃ!

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! براہ مہربانی ان چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر مشکور فرماویں۔

الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۱۴ء میں جو مضامین بعنوان "خواجہ صاحب اور خلافت" "خواجہ صاحب کا حملہ حضرت مسیح موعود پر" اور "خواجہ صاحب کی قربانی" چھپے ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ گجرات کو پڑھ کر سنائے گئے۔ ان کو ان مضامین کے ساتھ بکلی اتفاق ہے۔ اور وہ خواجہ صاحب کے خیالات پر جو انہوں نے اپنے خط آمدہ ولایت میں ظاہر کئے ہیں اور جنکی حقیقت کو جناب ایڈیٹر صاحب الحکم نے خوشت از بام کیا ہے۔ اظہار نفرت کرتے ہیں ہماری قوم احمدیہ خدا کے فضل سے روئے زمین پر ایک ہی قوم ہے۔ جسکو پولیٹکل امور کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور جو سب سے بڑھ کر اپنے بادشاہ کی دل و جان سے فرمانبردار ہے اگر ہماری قوم میں سے کوئی فرد بشر ایسا ہو جو پولیٹکل امور میں دخل دے۔ اور چالبازی کو اپنا اصول بنا دے۔ تو اس کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں وہ آپ اپنے خیالات کا ذمہ دار ہے۔

(۳) جماعت احمدیہ فیروز پور نے جو کھلی چٹھی مولوی محمد علی صاحب کے نام الفضل میں شائع کی ہے۔ اس سے بھی ہم کو پوری پوری موافقت ہے۔ جن اشخاص نے قادیان دارالامان سے اپنا قطع تعلق کر لیا ہے اور وہ خلافت حقہ کے خلاف ہیں۔ ان کے ساتھ بھی ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ ہماری جائیں اور ہمارے اموال خلیفہ برحق حضرت صاحبزادہ جناب میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ جسطرح چاہیں اشاعت دین میں خرچ کریں ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ ہم کو توفیق دے کہ ہم انہیں کی ہدایات کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کریں اور جو لوگ ان کے خلاف ہیں۔ خداوند تعالیٰ ہم کو ان سے دور رکھے۔ آمین ثم آمین۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
(۴) میلش اندر طعنہ پاکاں برد۔

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ٹھیک فرمایا ہے کہ بعض جو لوگ ہمارے سلسلہ میں بزرگ عالم متقی اور لایق و فایق گنے جاتے تھے۔ ان سے ایسی ایسی باتیں ظہور پذیر ہو رہی ہیں۔ کہ الامان۔ معلوم ہوتا ہے کہ مخالفت کی وجہ سے جو وہ ایک مقدس وجود کی کر رہے ہیں ان میں کوئی حس اور نیک شعور نہیں رہا۔

حضور علیہ السلام مرحوم و مغفور کی ذات پاک پر حملہ کہ کفن ہمنے پہنایا۔ کیا گندہ اور کمینہ خیال ہے۔ اور پھر اپنی دیگر خدمات کی بڑھ مارنا کیسی بیجا حرکت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان صاحبان میں دنیا کی لوثی تھی۔ اور مدت سے دل میں ادنیٰ خیالات بھرے ہوئے تھے۔ اور یہ موقعہ آگیا۔ جس پر جو ان کے دل میں تھا انہوں نے ظاہر کر دیا۔ کل اناء یترشح ما فیہ۔ مگر حکمت الٰہی۔ اللہ تعالیٰ ملاہوا گند نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ اس نے ان صاحبان کو علیحدہ کر دیا۔ مگر ہم کو ان کی علیحدگی کا کمال رنج ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ کوئی وقت ایسا آجاوے کہ وہ بڑے درد دل سے اپنے کئے پر پشیمان ہوں اور خلافت حقہ کے جھنڈے نیچے آکر مخلصین میں شامل ہوں اور پروردگار ان کے گناہوں پر قلم عفو پھیرے۔ کیونکہ تائب کیلئے بڑا درجہ ہے۔ جیسا حدیث شریف میں آیا ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔

اپنی حدات پر گھمنڈ کرنا خدا اور رسول کے فرمان کے صریح خلاف ہے اور ریاکاری ہے۔ ریا عمل کو ایسے کہا جاتا ہے جیسے کہ آگ لکڑی کو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرحوم و مغفور (خداوند تعالیٰ ان کے درجات بہشت میں بہت ہی بلند کرے) نے ایک اشتہار میں فرمایا ہے کہ اگر تم اپنی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد میں سے اس راہ میں خرچ کرو تو دل میں یہ کبھی خیال نہ لانا کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔ ورنہ سب برباد ہے۔ خدا پر احسان مت کرو۔ بلکہ خداوند تعالیٰ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل سے تمہیں خدمت دین کا موقعہ دیا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی کی توفیق دے اور خاتمہ بالخیر کرے آمین ثم آمین۔ (خاکسار ہدایت اللہ ماسٹر از گجرات)

ریویو

اوتار زمانہ

ہمارے دوست شیخ عبد القدوس صاحب نومسلم نے اپنے اس مضمون کو آپنے سالانہ جلسہ قادیان پر پڑھکر سنایا تھا۔ ایک چھوٹے سے رسالے کی صورت میں پبلک کے فایدہ کیلئے شایع کیا ہے۔ اس میں انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک تمام نبیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھا ہے کہ آپ مہاں اوتار تھے۔ قرآن کریم کی صداقت پر حضرت بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال کو بھی پیش کیا ہے پھر ضرورت امام پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے حضرت مسیح موعود کو بطور کرشن مسیح موعود اور مہدی کے پیش کیا ہے۔ اور اس کی صداقت پر ہندوؤں کی خاطر گیتا سے۔ عیسائیوں کیخاطر انجیل سے اور غیر احمدی مسلمانوں کیخاطر احادیث سے تمام مشہور مشہور پیش گوئیوں کو پیش کیا ہے۔

بہر حال یہ رسالہ ہندوؤں۔ عیسائیوں اور غیر احمدی مسلمانوں کے مقابلہ کیلئے نہایت مفید ہے۔ جنکو ضرورت ہو وہ شیخ صاحب موصوف سے ۲ر قیمت پر منگوا سکتے ہیں۔

(پتہ شیخ عبد القدوس صاحب نومسلم سابق جوہری سنور ساکن محلہ نوالہ تحصیل خانہ ضلع امرتسر)

آئینہ جہان

دار السلطنت دہلی میں ایک کلب قایم کیگئی ہے جسکا نام ہمدرد انسان کلب ہے۔ اس کے بانی جناب آغا صاحب شاعر قزلباش افسر الشعراء رئیس دہلی ہیں۔ اسکا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ تمام غربا۔ یتامیٰ اور مساکین کو بیکاری اور تکالیف سے بچانیکے لئے بہتر سے بہتر انتظام کیا جاوے خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان۔ ہر مذہب و ملت کے اصحاب کچھ ماہوار چندہ دیکر اسکے ممبر ہو سکتے ہیں۔ کلب مذکور نے بہت سے مفید کام کئے ہیں جن کی رپورٹ اس رسالہ میں درج ہے۔ اسکے علاوہ ایک اور اخلاقی مضامین بھی ہے اور ماہ مئی تک کی جنتری بھی دی گئی ہے۔ زیادہ واقفیت کیلئے ہمدرد انسان کلب دہلی سے خط و کتابت کیجاوے۔

اقبال

حال ہی میں ایک ماہواری رسالہ اقبال لودہیانہ سے جاری ہونا شروع ہوا ہے۔ یہ ایک علمی ادبی۔ اخلاقی۔ تمدنی اور تواریخی رسالہ ہے۔ جسکی سب سے بڑی غرض یہ ہے کہ اہل ملک میں صحیح اردو بولنے کا مذاق پیدا کیا جائے۔ غیر ضروری انگریزی الفاظ سے اردو زبان کو پاک رکھا جاوے۔ اور غلط الفاظ اور محاورات کی تصحیح کیجائے جنوری کا رسالہ ہماری نظر سے گذرا۔ جس کو کہ ہم نے بڑے بڑے مشہور انشاء پرداز اور شعراء کے مضامین سے مزین پایا ہے۔ امید ہے اگر اسی طرح اقبال اپنا کام کرتا رہا۔ تو اردو زبان کی بہت خدمت کر سکے گا۔

ایک ضروری چٹھی

ایڈیٹر صاحب الحکم۔ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

۱۲۔ اپریل ۱۹۱۴ء کو ایک جلسہ ضروریات سلسلہ پر غور کرنے کیلئے وکلاء و قایم مقامان انجمنہائے احمدیہ مقامات مختلفہ مسجد مبارک میں بصدارت مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی منعقد ہوا تھا۔ اور اس میں چند ریزولیوشن پاس ہوئے تھے۔ جیسا کہ قبل ازیں اخبار میں کل کارروائی جلسہ شایع ہو چکی ہے۔ گو کہ تمام وکلاء و قایم مقامان اپنی اپنی مقامی جماعت سے پورے اختیارات لیکر شامل جلسہ ہوئے تھے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی و بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی نے مزید احتیاط پسند فرمایا کہ تمام وکلاء اس کارروائی جلسہ کو حضور صادر تسلیم کرنے اپنی اپنی مقامی جماعت کے افراد کو جمع کر کے سنائیں اور پھر جو وہ مقامی جماعتیں فیصلہ کریں۔ اس سے اطلاع دیں۔ چنانچہ قریباً تمام جماعتوں نے متفق الفظ باتفاق رائے اپنے وکلاء و قایم ساختہ پرداختہ کو عموماً منظور کیا اور حضوصاً قواعد صدر انجمن کی دفعہ ۱۸ کی ترمیم کے متعلق کہ دفعہ مذکور میں بجائے الفاظ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام" الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح و بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی" درج قواعد کو بڑے زور سے پسند کیا اور پرزور الفاظ میں لکھا اس ترمیم بہت ضرورت ہے۔ اور ضرور جلد تر مجلس معتمدین میں پیش کے منظور کرائی جاوے۔ چنانچہ جن جماعتوں نے اس سی اتفاق کیا وہ درج ذیل ہیں:۔

(۱) جماعت احمدیہ صریح تحصیل نکودر (۲) جماعت احمدیہ الوالا (۳) جماعت احمدیہ بٹالہ (۴) جماعت احمدیہ رحمل تحصیل پھالیہ (۵) جماعت احمدیہ گجرات پنجاب (۶) جماعت یہ سیالکوٹ (۷) جماعت احمدیہ پنڈی للا تحصیل پھالیہ (۸) جماعت احمدیہ کھانوالہ تحصیل پھالیہ (۹) جماعت یہ پاک پٹن (۱۰) جماعت احمدیہ اٹاوہ (۱۱) جماعت احمدیہ یاں ضلع ہوشیار پور (۱۲) شام چوراسی ضلع ہوشیار پور (۱۳) ت احمدیہ گرویہ ضلع ہوشیار پور (۱۴) بیگم پور جنڈیالہ ضلع یار پور (۱۵) جماعت احمدیہ خرید باجی (۱۶) جماعت احمدیہ ئی ضلع ہوشیار پور (۱۷) جماعت احمدیہ امرتسر (۱۸) جماعت یہ سانگلہ (۱۹) جماعت احمدیہ بہلول پور (۲۰) جماعت یہ مردان (۲۱) جماعت احمدیہ گھٹیالیاں (۲۲) جماعت یہ داتہ زیدہ (۲۳) جماعت احمدیہ قلعہ صوبہ سنگھ (۲۴) ت احمدیہ کہٹو کے چیچہ (۲۵) جماعت احمدیہ کوٹ آغا) جماعت احمدیہ مالو کے بھگت (۲۷) جماعت یہ چک گورو (۲۸) جماعت احمدیہ سکھانہ (۲۹) ت احمدیہ دودالی (۳۰) جماعت احمدیہ کوٹلی نارروان) جماعت احمدیہ چیگے (۳۲) جماعت احمدیہ شہر ۔ (۳۳) جماعت احمدیہ شاہجہانپور (۳۴) جماعت یہ ہاہل پور ضلع ہوشیار پور (۳۵) جماعت احمدیہ رجوعہ تحصیل پھالیہ (۳۶) جماعت احمدیہ جہلم۔

(۳۷) جماعت احمدیہ بریلی (۳۸) جماعت احمدیہ گوجرانوالہ۔ (۳۹) جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ (۴۰) جماعت احمدیہ بھنگالہ ضلع ہوشیار پور (۴۱) جماعت احمدیہ سہارنپور (۴۲) جماعت احمدیہ میرٹھ (۴۳) جماعت احمدیہ لکھنؤ (۴۴) جماعت احمدیہ خیگا نگیاں ضلع گوجرخان (۴۵) جماعت احمدیہ شہر جنید (۴۶) جماعت احمدیہ لاہور (۴۷) جماعت احمدیہ راہوں (۴۸) جماعت احمدیہ کریام (۴۹) جماعت احمدیہ پوہلہ (۵۰) جماعت احمدیہ زیدہ (۵۱) جماعت احمدیہ شہر انبالہ (۵۲) جماعت احمدیہ صدر بازار پشاور (۵۳) جماعت احمدیہ ملتان (۵۴) جماعت احمدیہ جک نمبر ۹ بنیار (۵۵) جماعت احمدیہ چکوال (۵۶) جماعت احمدیہ ج (۵۷) جماعت احمدیہ جمول ( ) جماعت احمدیہ کوٹھیرہ (۵۹) جماعت احمدیہ ڈھیپئی تحصیل پھالیہ (۶۰) جماعت احمدیہ رسولی تحصیل پھالیہ (۶۱) جماعت احمدیہ جماعت احمدیہ کلکتہ (۶۳) جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن (۶۴) جناب محمد حسین صاحب ادشنل جج شاہپور (۶۵) جماعت احمدیہ لدہیانہ (۶۶) جماعت احمدیہ شاہ آباد ضلع ہردوئی

نوٹ الحمد للہ کہ ترمیم قاعدہ ۱۸ حسب خواہش قوم کثرت رائے سے باتفاق رائے ۳/۵ ممبران مجلس معتمدین منظور ہو گئی۔ باضابطہ ریزولیوشن مجلس معتمدین کے آنے پر ریزولیوشن مذکور شایع کیا جائیگا بہ سبب عدیم الفرصتی میں اس کارروائی کو جلد شایع نہ کر سکا۔ اس لئے معافی کا امیدوار ہوں۔

(راقم محمد علیخان رئیس مالیر کوٹلہ و سکرٹری جلسہ وکلاء و قایم مقامان جماعتہائے مقامات مختلفہ)

نماز جنازہ

ہمارے دوست میاں محمد ایوب خاں صاحب رسالدار ۵۶ کیمل کور منٹگمری کے بہنوئی مسمی حسین احمد خان صاحب کا اور والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۲) میاں یار محمد خاں صاحب کے والد میاں اقبال خان صاحب کا انتقال ہو گیا جموں کے حقیقی راجعون۔ تمام احمدی دوست اپنی اپنی جگہ ان مرحوم و مغفور بھائیوں کے حق میں دعا خیر کریں اور نماز جنازہ غائب ادا کریں!

ضرورت ہے مندرجہ ذیل ملازموں کی

خدمتگار	۲	غ۵	۱۵-	(۱)	تمام درخواستیں بذریعہ ایڈیٹر الحکم ہوں
سائیس	۲	غ۵	۱۵-عـ۵	(۲)	خواندہ ہو محنتی ہو اور احمدی ہو۔ پوربیا اور احمدی کو ترجیح دیجائیگی
باورچی	۱	عـ۵	۱۵-عـ۵	(۳)	ہر شاہ ہر قسم کا کھانا پکا سکتا ہو۔
دھوبی	۱	۱۷/۲۰ یا	۱۵-عـ۵	(۴)	کف کار۔ گرم سرد۔ دیسی۔ انگریزی مردانہ۔ زنانہ کپڑے خوب دھو سکتا ہو۔ پوربیا کو ترجیح دیجائیگی۔
درزی	۱	۱۲/۱۵ یا	۱۵/۲۵	(۵)	حسب لیاقت و کام۔ احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔
کوچبان	۲	غ۵	۱۲-عـ۵	(۶)	اچھا ہوشیار احمدی کو ترجیح دیجائیگی
سیلدار	۱	عـ۵	عـ۵	(۷)	برائے باغ۔

بچوں کی نگرانی کیلئے خادمہ روٹی کپڑا علاوہ تنخواہ احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔ خادمہ محنتی اور ہوشیار ہو۔ بچوں کا رکھنا رکھنا خوب جانتی ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت۔

(۹) خادمہ بچگان کی مددگار لڑکی۔ روٹی کپڑا دیا جائیگا اگر خادمہ کی لڑکی ہو تو اور بہتر۔ عمر ۱۰ سے ۱۱ سال۔

خاکروب	۲	غ۵	۱۲-عـ۵	عورت مرد دونوں کو کام کرنا ہوگا۔
چپلی	۱	۱۰	عـ۵	(۱۰) احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔
سقہ	۲	فیکس عـ۵	عـ۵	(۱۱)
باغبان	۱	عـ۵	غ۵	کام انگریزی دیسی مدخوں پھولوں ترکاریوں کا خوب جانتا ہو
متفرقہ		تنخواہ حسب لیاقت۔ خط و کتابت سے فیصلہ ہوگا۔ خوب سینا پرونا جانتی ہو خواہ ہو		
۱۱		کہانا عمدہ پکا سکتی ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت (نوٹ تمام ملازمین خوش چلن ہونی چاہئیں پوربیا خاکروبہ اور خاکروب خصوصاً شرابی نہ ہو۔		

نایاب انجن کو منگانے کا پتہ۔ حکیم بصیری فضل احمد خوشنویس قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

دنیا بھر میں ایک نہایت ہی قابل قدر ایجاد یعنی نایاب انکھوں کا انجن۔ اصلی قیمت پچاس روپیہ عنایتی غربا کیلئے صرف تین روپیہ امراء سے اصلی قیمت پچاس روپیہ فقیولہ

مومنین برادروں اور مسلمین محترم بھائیوں کو یقین دلانے کے لئے (تاکہ وہ اس مفید اور نہایت مجرب دوا کے فوائد عظیمہ سے محروم نہ رہیں آیۃ شریفہ لعنت اللہ علی الکاذبین، پڑھکر یقین دلاتا ہوں اور دوسرے برادرون کو اسطرح یقین دلاتا ہوں کہ اگر وہ نایاب انجن کو غیر مفید یا شبہ سرمہ جات وغیرہ سے کمتر مؤثر ثابت کردی یا مندرجہ ذیل ۲۴ شدید بیماریوں میں سے صرف ۵ پر ہی غیر مفید ثابت کردے تو اسکو یکصد روپیہ انعام دیا جائیگا جسکو وہ بذریعہ عدالت کے بھی لے سکتا ہے۔ اگر اسپر بھی یقین نہ ہو تو بذریعہ اشٹامپ شرطیہ علاج ہو سکتا ہے۔ بلکہ مریض کا جسطرح سے دل جم سکے اپنی تسلی کرے۔ غرض خاکسار کی خلق خدا کو فایدہ پہونچانا ہی مقصود ہے میرا دلی مدعا یہ ہے کہ ہندوستان بھر میں کوئی آنکھوں کا مریض نہ رہنے پاوے۔ یہ سرمہ ۱۵-۱۶ سال کے نہایت وسیع تجربہ سے جملہ امراض چشم کو دور کرنے میں تریاق اکبر ثابت ہوا ہے لاکھوں بچے۔ بڈھے۔ جوان۔ گرم یا سرد مزاج والے کے استعمال سے صحتیاب ہوئے ہیں اور وہ آنکھیں جو میسیوں برس سے بیمار رہکر اندھی ہو رہی تھیں نایاب انجن سے موتی کیطرح روشن ہو گئیں ہیں ہزاروں زندہ بولتے ہوئے سارٹیفکیٹ موجود ہیں وہ آنکھوں کا مریض سخت نادان اور بدقسمت ہے جو ہمارے اشتہار کو جھوٹا سمجھتا ہے اور نایاب انجن کے فوایدسے محروم رہتا ہے۔ جریان کو دور کرتا ہے قوہ باہ کو بڑھاتا اور بخار کہنہ کو شرطیہ دور کر دیتا ہے۔ اور ان بیماریوں کو دور کرنیں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ نکرے۔ آنکھوں کا دکھنا۔ بچوں کی آنکھوں کا دکھنا۔ یا جوانوں کی آنکھوں کا پکتے رہنا۔ ابتدا موتیا بند۔ پلکوں کے بالوں کا گرنا۔ خارش چشم خارش پلک۔ پانی کا گلھانا پیپ نکلنا۔ پلکوں کا آپس میں چپٹنا۔ سر درد یا دل بیٹھنا۔ آنکھوں کی جلن۔ پلکوں کا موٹا پن۔ آنکھوں میں ریت کنکر معلوم ہونا۔ روشنی میں آنکھوں کا چندھیانا۔ دھندلا دیکھنا۔ آنکھ کے کھنچنے کے بعد سیاہی کے آنے پر بچاتا ہے خواہ کیسا ہی ہو دور ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی ہر ایک مرض کو آناً فاناً بلا کسی تکلیف کے عہدہ کرنیوالا نہایت ضعف [illegible] آنکھ کا تیمک جاتا [illegible]

(حکیم بصیری فضل احمد خوشنویس مؤید رفیق حیات قادیان دارالامان ضلع گورداسپور)

ایک ضروری چٹھی

ایڈیٹر صاحب الحکم۔ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۲۔ اپریل ۱۹۱۴ء کو ایک جلسہ ضروریات سلسلہ پر غور کرنے کیلئے وکلاء و قایم مقامان انجمنہائے احمدیہ مقامات مختلفہ مسجد مبارک میں بصدارت مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی منعقد ہوا تھا۔ اور اس میں چند ریزولیوشن پاس ہوئے تھے۔ جیسا کہ قبل ازیں اخبار میں کل کارروائی جلسہ شایع ہو چکی ہے۔ گو کہ تمام وکلاء و قایم مقامان اپنی اپنی مقامی جماعت سے پورے اختیارات لیکر شامل جلسہ ہوئے تھے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی نے مزید احتیاط طریق یہ پسند فرمایا کہ تمام وکلاء اس کارروائی جلسہ کو خصوصاً ترمیم ۱۵ کو اپنی اپنی مقامی جماعت کے افراد کو جمع کر کے سنائیں اور پھر جو کچھ وہ مقامی جماعتیں فیصلہ کریں۔ اس سے اطلاع دیں۔ چنانچہ قریبًا تمام جماعتوں نے متفق الفظ باتفاق رائے اپنے وکلاء و قایم مقامان کے ساختہ پرداختہ کو عموماً منظور کیا اور خصوصاً قواعد صدر انجمن کی دفعہ ۱۵ کی ترمیم کے متعلق کہ دفعہ مذکور میں بجائے الفاظ۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام" الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی" درج قواعد ہوں کو بڑے زور سے پسند کیا اور پرزور الفاظ میں لکھا اس ترمیم کی بہت ضرورت ہے۔ اور ضرور جلد تر مجلس معتمدین میں پیش کر کے منظور کرائی جاوے۔ چنانچہ جن جماعتوں نے اس سے اتفاق کیا وہ درج ذیل ہیں:۔

(۱) جماعت احمدیہ صریح تحصیل نکودر (۲) جماعت احمدیہ محلانوالا (۳) جماعت احمدیہ بٹالہ (۴) جماعت احمدیہ رملی تحصیل بھالیہ (۵) جماعت احمدیہ گجرات پنجاب (۶) جماعت احمدیہ سیالکوٹ (۷) جماعت احمدیہ پنڈی للہ تحصیل بھالیہ (۸) جماعت احمدیہ کھانوالہ تحصیل بھالیہ (۹) جماعت احمدیہ پاک پٹن (۱۰) جماعت احمدیہ اٹاوہ (۱۱) جماعت احمدیہ کھجیاں ضلع ہوشیارپور (۱۲) شام چوراسی ضلع ہوشیارپور (۱۳) جماعت احمدیہ گردیہ ضلع ہوشیارپور (۱۴) بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور (۱۵) جماعت احمدیہ خرید بانی (۱۶) جماعت احمدیہ انڈوئی ضلع ہوشیارپور (۱۷) جماعت احمدیہ امرتسر (۱۸) جماعت احمدیہ سانگلہ (۱۹) جماعت احمدیہ بھلول پور (۲۰) جماعت احمدیہ مردان (۲۱) جماعت احمدیہ گھٹیالیاں (۲۲) جماعت احمدیہ داتہ زیدہ (۲۳) جماعت احمدیہ قلعہ صوبہ سنگھ (۲۴) جماعت احمدیہ کہٹو کے چچہ (۲۵) جماعت احمدیہ کوٹ آغا (۲۶) جماعت احمدیہ مالو کے بھگت (۲۷) جماعت احمدیہ چک گورو (۲۸) جماعت احمدیہ سکھانہ (۲۹) جماعت احمدیہ دودالی (۳۰) جماعت احمدیہ کوٹلی نارراں (۳۱) جماعت احمدیہ چنگے (۳۲) جماعت احمدیہ شہر پٹیالہ (۳۳) جماعت احمدیہ شاہجہانپور (۳۴) جماعت احمدیہ بابل پور ضلع ہوشیارپور (۳۵) جماعت احمدیہ رجوعہ تحصیل بھالیہ (۳۶) جماعت احمدیہ جہلم۔

(۳۷) جماعت احمدیہ بریلی (۳۸) جماعت احمدیہ گوجرانوالہ۔ (۳۹) جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ (۴۰) جماعت احمدیہ بھنگارہ ضلع ہوشیارپور (۴۱) جماعت احمدیہ سہارنپور (۴۲) جماعت احمدیہ میرٹھ (۴۳) جماعت احمدیہ لکھنؤ (۴۴) جماعت احمدیہ خیگا ننگیاں ضلع گوجرخان (۴۵) جماعت احمدیہ شہر جنید (۴۶) جماعت احمدیہ لاہور (۴۷) جماعت احمدیہ راہوں (۴۸) جماعت احمدیہ کریام (۴۹) جماعت احمدیہ پوہلہ (۵۰) جماعت احمدیہ زیدہ (۵۱) جماعت احمدیہ شہر انبالہ (۵۲) جماعت احمدیہ صدر بازار لشاد (۵۳) جماعت احمدیہ ملتان (۵۴) جماعت احمدیہ جلب نمبر ۹ بنیار (۵۵) جماعت احمدیہ چکوال (۵۶) جماعت احمدیہ چونڈا (۵۷) جماعت احمدیہ جمول (۵۸) جماعت احمدیہ سونگ (۵۹) جماعت احمدیہ کوٹھہ (۶۰) جماعت احمدیہ ڈھیپئی تحصیل بھالیہ (۶۱) جماعت احمدیہ رسول تحصیل بھالیہ (۶۲) جماعت احمدیہ کلکتہ (۶۳) جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن (۶۴) جناب محمد حسین صاحب ادشنل جج غازیپور (۶۵) جماعت احمدیہ لدھیانہ (۶۶) جماعت احمدیہ شاہ آباد ضلع ہردوئی۔

نوٹ الحمد للہ کہ ترمیم قاعدہ ۱۵ حسب خواہش قوم کثرت رائے سے باتفاق رائے ۳/۴ ممبران مجلس معتمدین منظور ہو گئی۔ باضابطہ ریزولیوشن مجلس معتمدین کے آنے پر ریزولیوشن مذکور شایع کیا جائیگا بہ سبب عدم الفرصتی میں اس کارروائی کو جلد شایع نہ کر سکا۔ اس لئے معافی کا امیدوار ہوں۔

(راقم محمد علیخان رئیس مالیر کوٹلہ و سکرٹری جلسہ وکلاء و قایم مقامان جماعتہائے مقامات مختلفہ)

نماز جنازہ

ہمارے دوست میاں محمد ایوب خان صاحب رسالدار ۵۶ کیمل کور منٹگمری کے بھتیجے مسمی حسین احمد خان صاحب کا اور والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۲) میاں یار محمد خان صاحب فارسٹ گارڈ ریاست جموں کے حقیقی بھائی میاں اقبال خان صاحب کا انتقال ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام احمدی دوست اپنی اپنی جگہ ان مرحوم مغفور بھائیوں کے حق میں حاضر کریں اور نماز جنازہ غایبانہ ادا کریں۔

ضرورت ہے مندرجہ ذیل ملازموں کی

					تمام درخواستیں بذریعہ ایڈیٹر الحکم ہوں
قدرتگار	۲	۴/۵	۱۵-	(۱)	خواندہ ہو محنتی ہو احمدی ہو
سائیس	۲	۴/۵	۱۵-	(۲)	پوربیا اور احمدی کو ترجیح دیجائیگی
باورچی	۱	۴/۵	۱۵-	(۳)	ہوشیار ہو نوعمر ہو تو سکھایا بھی جا سکتا ہے ہر قسم کا کھانا پکا سکتا ہو۔
دھوبی	۱	۱۵/۱۶	۱۵-	(۴)	کف کالر۔ گرم سرد۔ دیسی۔ انگریزی مردانہ۔ زنانہ کپڑے خوب دھو سکتا ہو۔ پوربیا کو ترجیح دیجائیگی۔
درزی	۱	۱۲/۱۵	۱۵-	(۵)	حسب لیاقت و کام۔ احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔
کوچبان	۲	۴/۵	۱۵-	(۶)	اچھا ہوشیار احمدی کو ترجیح دیجائیگی
سیلدار	۲	۴/۵	۱۵-	(۷)	برلے درجہ۔

بچوں کی نگرانی کیلئے خادمہ روٹی کپڑا علاوہ تنخواہ احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔ خادمہ محنتی اور ہوشیار ہو۔ بچہ نگاہ رکھنا خوب جانتی ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت۔

(۹) خادمہ بچگان کی سدکار لڑکی۔ لڑکی کپڑا دیا جائیگا اگر خادمہ کی لڑکی ہو تو اور بہتر۔ عمر ۹ سے ۱۱ سال۔

خاکروب (۱۰) خاکروبہ ۴/۵ ۱۵- (۱۱) عورت مرد دونوں کو کام کرنا ہوگا۔

چلمچی	۱	۴/۵	(۱۲)	احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔
سقہ	۲	فیکس	(۱۳)	
باغبان	۱	۴/۵		کام انگریزی دیسی مدخوں پھولوں ترکاریوں کا خوب جانتا ہو
سفلاتی	۱	تنخواہ حسب لیاقت		خط و کتابت سے فیصلہ ہوگا۔ خوب سینا پرونا جانتی ہو خود ہو تو کھانا علاوہ پکا سکتی ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت (نوٹ تمام ملازمین خوش خلق ہوں (جالندھر لودیانہ) ہوشیارپور ہاکروبہ اور خاکروبہ خصوصاً شرائی نہ ہو۔

نائب انجمن کو سنگانے کا پتہ۔ حکیم بصری فضل احمد خوشنویس قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

دنیا بھر میں ایک نہایت ہی قابل قدر ایجاد یعنی نایاب انکھوں کا انجن۔ اصلی قیمت پچاس روپیہ عاجزانہ غربا کیلئے صرف تین روپیہ امراء سے اصلی قیمت پچاس روپیہ فقیولہ

مومنین برادران اور مسلمین محترم بھائیوں کو یقین دلاتے ہے (تاکہ وہ اس مفید اور نہایت خوب دوا کے فوایر عظیمہ سے محروم نہ رہیں) آیۃ شریفہ لعنت اللہ علی الکاذبین پڑھکر یقین دلاتا ہوں اور دوسرے برادران کو اسطرح سے یقین دلاتا ہوں کہ اگر وہ نایاب انجن کو غیر مفید یا تھوڑے نرمہ جات دیکھ سے کمتر موثر ثابت کر دے یا مندرجہ ذیل ۲۴ شدید بیماریوں میں سے صرف ۵ پر ہی غیر مفید ثابت کر دے تو اسکو یکصد روپیہ انعام دیا جائیگا جبکہ وہ بذریعہ عدالت کے بھی لے سکتا ہے۔ اگر اسپر بھی یقین نہ ہو تو جذبیہ اشتہار شرطیہ علاج ہو سکتا ہے۔ بلکہ مریض کا جسطرح سے دل جم سکے اپنی تسلی کرے۔ غرض خاکسار کی خلق خدا کو فایدہ پہونچانا ہی مقصود ہے میرا دلی مدعا یہ ہے کہ ہندوستان بھر میں کوئی آنکھوں کا مریض نہ رہنے پاوے۔ یہ نسخہ ۱۵-۱۶ سال کے بابت دسیع تجربہ سے جملہ امراض چشم کو دور کرنے میں تریاق اکبر ثابت ہوا ہے اور ہوتا ہے ناکھکھا۔ پچے۔ ہڑ ہے۔ جہان۔ گرم یا سرد مزاج والے کسکے استعمال سے محتاب ہوئے ہیں اور وہ آنکھیں جو مہینوں بری سے بیمار ہو کر اندھی ہو رہی تھیں نایاب انجن سے ہوائی کیطرح روشن ہو گئیں ہزاروں زندہ بستے ہوئے سارٹیفکیٹ موجود ہیں وہ آنکھوں کا مریض سخت نادان اور بدقسمت ہے جو ہمارے اشتہار کو چھوٹا سمجھتا ہے نایاب انجن کے ذریعہ سے دور ہوتا ہے۔ جریان کو دور کرتا ہے قوہ باہ کو بڑھاتا اور بخار کہنہ کو شرطیہ دور کر دیتا ہے۔ اور ان بیماریوں کو دور کرنیوالا بیمار نہیں کہتے۔ آنکھوں کا دکھنا۔ بچوں کی آنکھوں کا دکھنا۔ یا جوانوں کی آنکھوں کا کہنے رہنا۔ ابتدا موتیا بند۔ پلکوں کا بالوں کا گرنا۔ خارش چشم خارش پلک۔ پلکوں کا انکھوانا پیپ نکلنا۔ پلکوں کا آپس میں چپٹنا۔ سر وقت پانی بہتا۔ آنکھوں کی جلن۔ پلکوں کا موٹا پن۔ آنکھوں میں ریت کنکر معلوم ہونا۔ روشنی میں آنکھوں کا نہ کھلنا۔ دھندلا دکھائی دینا۔ آنکھ دکھنے کے بعد سیاہی کے گرد حلقہ کا پیدا ہو جانا۔ خواہ کیسا ہی پرانا ہو دور ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی ہر ایک مرض کو آزمایا ہوا کسی تکلیف کے بعد کر تو لا

(حکیم بصری فضل احمد خوشنویس قادیان دارالامان ضلع گورداسپور)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی جلاب کی گولیاں۔

رات کو سوتے وقت دو گولیاں کھا کر سو جاؤ۔ دوسرے دن دست صاف طور سے آویگا۔ پیٹ میں مروڑ کچھ نہیں ہوگی حسب معمول کھانے پینے نہانے کی کچھ ممانعت نہیں ہوگی یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں۔ مزہ میں سب کا بڑا ہے۔ ڈاکٹر برمن صاحب برابر اپنے مریض کو دیتے ہیں۔ ہر شخص کو گھر میں رکھنا چاہیئے۔ قیمت ۱۶ گولیوں کی ڈبیہ ۵ر محصول ڈاک ۱ سے ۱۰ تک ۵ر

جلدی بیماریوں کی دوا

یہ تیل کئی ایک دیسی اور ولایتی اسپتالوں کی تجربہ کی ہوئی ہے ادویات ملا کر بنا ہے اس سے ہر اقسام کی جلدی بیماری جیسے خارش چاجن۔ پرس وغیرہ دفع ہوتے ہیں۔ اگر خون خراب ہو گیا ہو۔ ہمارا سالہ جسکی قیمت ۱۰ ہے پینا چاہیئے قیمت اول دوا ۸ر محصول ڈاک ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تارا چند دت نمبر ۵ و ۶ اسٹریٹ کلکتہ

صحت کو طرح حال کرنا

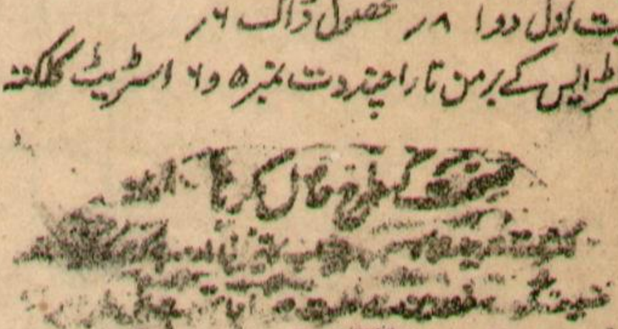

لعنت — مفت

مندرجہ ذیل کتب میں سے جو مناسب سمجھیں صرف ایک کارڈ لکھکر مفت منگوا کر واقفیت حاصل کریں آپ ان کو دیکھکر خوش ہوں گے۔

رسالہ امرت جس کے اندر دنیا میں نئی ایجاد تقریباً کل امراض کا ایک ہی علاج مشہور و معروف دوائی

امرت دھارا رجسٹرڈ جو سرکاری رجسٹری ہو چکی ہے مفصل بیان ہے آپ کے دیکھنے کے قابل ہے کہ کسطرح ایک ہی دوائی اتنے فایدے کر سکتی ہے۔ دھوکہ سے بچو۔ امرت دھارا کا نسخہ سوائے پنڈت جی کے کوئی نہیں جانتا

رسالہ امراض مخصوصہ مردان مردوں کے خفیہ امراض کے اسباب علامات اور علاج آجکل کیحالت کا مکمل فوٹو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ گمشدہ طاقت کے مایوس مریض اس کو پڑھ کر کہا کرتے ہیں کاش کہ ہم اسکو اول دیکھتے یہ ۴۰ صفحہ کا رسالہ مفت

فہرست ادویات دیش اپکارک و امرت دھارا و شدھالیہ یہ فہرست ادویات کے نام اور ان کے ضروری مختصر اوصاف بتلاتی ہے اس کے اندر طبی کتب مصنفہ شرمان کوئی دو بنڈت لٹھا کرت شرما دید موجد امرت دھارا و ایڈیٹر اردو ہندی دیش اپکارک کی فہرست بھی موجود ہے۔

طبی اخبار دیش اپکارک اردو میں ہفتہ وار اور ہندی میں پندرہ روزہ ہے ہندوستان بھر میں کوئی اخبار سوائے اسکے انہیں ہے جنکو ذاتی طبی حکمت کا خیال ہے وہ دیکھتے ہی اسکے خریدار بنجاتے ہیں۔

نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ (۲۴) ششماہی (۱۲) سہ ماہی ۱۲ر ہندی کی سالانہ قیمت (۲۰)

نوٹ ایجنٹ بننے میں بڑا فائدہ ہے ہمارے لایق ایجنٹ بہت کماتے ہیں قواعد آسان ہیں۔

خط و کتابت اور تار کا پتہ اتنا کافی ہے (امرت دھارا لاہور)

بچوں کی تندرستی

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے۔ بچہ اگر تندرست

نہ ہو اور ہمیشہ تھک گئی ہو تو اس کو اسکاٹس ایمالشن دینا چاہیئے اس کے دو دو ہیں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہو جاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامت ہے استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کمیسٹس لنڈن

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الامان۔ لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے ہی نہیں چلتا بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول از ماؤ پھر منگواؤ بھلا اس میں ہی دھوکہ ہے **معجون طلسمی** برائے تناسل کیوجہ سے ان دنوں مختلف بیماریوں کیوجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے ہیں۔ نے اس مرض کیلئے یہ معجون طیار کی ہے جسکے چند روز کے استعمال سے امراض متعلقہ برائے تناسل فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کیلئے انشاء اللہ مفید ہے اول نمونہ مفت منگا لیجئے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے۔ قیمت فیکس ایک روپیہ

طلای طلسمی ۔ پیرانہ سالی اور جوانی کی غلط کاریوں کیوجہ سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات نوبت خودکشی تک پہونچتی ہے۔ ہمارے اس طلاء سے فایدہ اٹھائیں۔ انشاء اللہ وہ اس کو مفید پائیں گے قیمت فیشیشہ ۱۴ سہ مصر سلیمانی۔ انکھوں کی کل بیماریوں کو دور کرنیوالا قیمت فیشیشہ ۸ر

سنون دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنے والا۔ قیمت فیکس ۴ر

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین صاحب ملاک کارخانہ اعجوبہ بلیگڈھ ضلع دہلی